عالمگیر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقدہ جرمنی ۲۴، ۲۵، ۲۶ اگست ۲۰۰۱ء



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرمارہے ہیں

ماھنامہ

انصاراللہ

دسمبر ۲۰۰۱ء

ایڈیٹر
نصراللہ خاں ناصر

مبارک وہ جو اب ایمان لایا

عالمگیر جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز روایات

تلخیص و ترتیب: مکرم جاوید احمد جاوید صاحب

ماہ نومبر ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں عالمگیر جلسہ سالانہ منعقدہ جرمنی ۲۴-۲۵-۲۶ راگست ۲۰۰۱ء کی روئیداد دی گئی تھی- اب اس اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آخری روز مورخہ ۲۶ راگست کے خطاب میں (رجسٹر روایات سے) بیان فرمودہ ۱۰- ایمان افروز روایات رفقاء شائع کی جارہی ہیں- (بشکریہ روزنامہ الفضل ۱۵ تا ۲۴ رتمبر ۲۰۰۱ء)

○ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب ابن حضرت پیر احمد جان صاحب فرماتے ہیں- میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے- جن کا ذکر حضرت مسیح موعود نے کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں کیا ہے- اور اس مضمون کے آخر میں مجھ عاجز کو بھی یاد فرمایا ہے- میری پیدائش ۱۴ شعبان ۱۸۸۲ء کی ہے- میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کی اطلاع اس وقت ہوئی جب کہ براہین احمدیہ کے تین حصے شائع ہوئے تھے- انہوں نے جب تین حصوں کو پڑھا- اس وقت حضرت اقدس کی عقیدت وارادت سے آپ کے اہل وعیال اور مریدین بھی زمرۂ معتقدین میں داخل ہو گئے ......

○ روایت حضرت عبدالستار صاحب ابن عبداللہ صاحب سکنہ سوہل ضلع گورداسپور ۱۸۹۲ء حضرت صاحب کے دعویٰ کے پیشتر جب کہ چھوٹی (بیت) مبارک بنی ہے- حضرت مسیح موعود ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھایا کرتے تھے- ہم صرف تین آدمی نماز پڑھتے تھے (یہ بہت ابتدائی زمانے کی روایت ہے) میاں گلاب، عبدالستار اور میاں جان محمد صاحب مقتدی بنا کرتے تھے- حضرت صاحب ہر نماز رقت سے پڑھا کرتے تھے- عاجزی انکساری اور زاری سے ادا کرتے تھے- جیسے اپنے ماں باپ کے آگے بچہ رو کر مانگتا ہے...... میں یعنی عبدالستار کشمیری نے قادیان میں ۱۸۹۲ء میں بیعت کی-

○ حضور انور نے فرمایا: حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدی فرماتے ہیں- میرا نام محمد رحیم الدین احمدی وطن موضع حبیب والا تحصیل دھان پور ضلع بجنور یو پی ہے- ۱۹۰۶ء سے وطن ترک کر کے قصبہ سہارا تحصیل دھان پور ضلع بجنور میں سکونت اختیار کی تھی- اور ماہ جون ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود سے بذریعہ خط و کتابت بیعت کی- اور اگست ۱۸۹۶ء میں بحضور جناب حضرت مسیح موعود قادیان حاضر ہو کر نیاز حاصل کیا......

○ حضرت غلام محمد احمدی صاحب ابن محمد نامدار صاحب سکنہ لکھن کلاں تحصیل گورداسپور مئی ۱۹۰۳ء کو مشن سکول افسروں نے مشن سکول کی ملازمت سے مجھے الگ کر دیا- اس لئے کہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی تھی......

○ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بیان فرماتے ہیں کہ جب میں پہلی بار قادیان میں آیا تو اس کی بنا یہ تھی کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ولد حافظ محمد صاحب لکھوکے نے بتایا کہ مجدد جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ ہر صدی پر تجدید دین کے لئے آیا کرے گا - وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیان ضلع گورداسپور پیدا ہو گئے ہیں...... میں نے حضور کی طرز زندگی دیکھ کر بیعت کی خواہش کی - اس وقت حضور صاحب نے جواباً فرمایا - کہ ابھی مجھے (بیعت) لینے کا حکم نہیں -

○ حضرت احمد نور صاحب کابلی ولد اللہ نور کابلی صاحب پوست قلعہ جدران جنہوں نے پہلے ۱۸۹۸ء میں بیعت کی - اور پھر ۱۹۰۲ء میں زیارت حضرت مسیح موعود سے فیضیاب ہوئے - بیان فرماتے ہیں - کہ میں ہر موقع پر حضور کے کیے کے ساتھ آیا اور جایا کرتا تھا -

○ حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب ولد مولوی عبدالغنی صاحب امرتسری کا سن بیعت ۱۹۰۰ء ہے فرماتے ہیں کہ حضور کو جو چیز بھی تحفۃً دی جاتی آپ عموماً اس کا کچھ نہ کچھ حصہ استعمال فرماتے تھے تاکہ دینے والے کو ثواب زیادہ ہو جائے -

○ حضرت میاں عبدالرزاق صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت اور بیعت سے مشرف ہوئے -

○ حضرت عبداللہ عبدل صاحب ابن گلاب صاحب سکنہ قادیان - ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت اور بیعت کی -

○ حضرت سردار کرم داد خاں صاحب ابن ولی داد خاں صاحب ساکن جمالی بلوچاں - میں نے حضور کا خطبہ (بیت) اقصیٰ میں سنا - جو حضور نے يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ پر فرمایا - اور فرمایا کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ؟ اور فرمایا تمہارے درمیان وہی مسیح موعود بول رہا ہے جس کی خبر خدا نے دی تھی - اور اس کے رسول نے دی تھی -

○ حضرت سکندر علی صاحب مہاجر ولد چوہدری ولی داد صاحب نمبردار سکنہ لکھن کلاں ضلع گورداسپور - قادیان آ کر ۳۰ یا ۳۱ مارچ کو عصر اور مغرب کے درمیان ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی -

○ حضرت محمد ابراہیم صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ گودھ پور ضلع سیالکوٹ نے ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور بیعت کی سعادت پائی - وہ فرماتے ہیں کرم دین والے مقدمے میں جو ہندو مجسٹریٹ تھا - اس کو آریوں اور دوسرے مخالفین نے بہت اکسایا کہ کسی طرح حضرت مرزا صاحب کو سزا ضرور دو ایک دن خواجہ کمال الدین صاحب وکیل جو مقدمے کی پیروی کر رہے تھے - بہت گھبرائے ہوئے آئے - حضرت مسیح موعود ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے - خواجہ صاحب نے گھبرائے ہوئے کہا کہ کیا کرنا چاہیئے - مجسٹریٹ کی نیت بہت بدلی ہوئی ہے - وہ ضرور سزا دے گا - حضور کا رنگ

سرخ ہو گیا - یہ جلالی رنگ تھا - آپ اٹھ بیٹھے اور فرمانے لگے کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈالے گا -

○ حضرت مستری خدا بخش صاحب عرف مومن جی بیان فرماتے ہیں کہ میں گیارہ بارہ سال کی عمر کا تھا حضرت مسیح موعود پٹیالہ تشریف لے گئے تھے - میں اور شیخ محمد افضل صاحب ایک جماعت میں تعلیم پاتے تھے اور ان کے تایا صاحب شیخ عباداللہ صاحب حضرت صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے - آپ نے ایک اشتہار چھپوایا میں نے اپنے ایک شیعہ دوست سے اس اشتہار کو چھپوایا اس نے پیسے نہ لئے لیکن اشتہار پر لکھ دیا - کہ مسیح موعود کا دعویٰ اور میرے پیسے نہیں دیئے - حضرت صاحب نے خبر ہونے پر مجھے بلوایا - میں نے سارا واقعہ من وعن سنا دیا - حضرت صاحب نے فراخدلی سے مجھے معاف فرما دیا -

○ حضرت غلام حیدر صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب سکنہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ روایت کرتے ہیں - سال ۱۹۰۳ء میں مجھے نماز پڑھنے کا شوق ہوا - چنانچہ میں نے نماز پڑھنی شروع کی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بزرگ آدمی کے ہمراہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں - اسی اثناء میں ایک چٹھی رساں نے مجھے کشتی نوح لا کر دی اسے میں نے غور سے پڑھا - مخالفین نے شور مچانا شروع کر دیا اور مشورہ دیا کہ احمدیوں کی کتابیں نہ منگوائی جائیں - پھر میں نے قرآن شریف با ترجمہ پڑھنا شروع کیا - کشتی نوح کو قرآن شریف کے تابع پا کر میں نے ارادہ کیا کہ اب مجھے بیعت کر لینی چاہئیے اس چٹھی رساں نے مجھے حضرت صاحب کا فوٹو لا کر دکھایا - فوٹو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ فوٹو تو اسی شخص کا ہے جس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا -

○ حضرت عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء کے اگست میں میرے مرحوم چچا مجھے اپنے ساتھ سبحان پور لے گئے - شاید فروری یا مارچ ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۵ء تھا کہ حضور کا ایک اشتہار ''عفت الدیار محلها ومقامها'' وہاں پہنچا - وہ میں نے سکول کے باہر اور شہر میں چسپاں کیا - ایک سادہ مسلمان سنار مجھے ملا اور کہنے لگا - احمدیوں کی صف لپیٹی جائے گی - میں نے جو جواب اس کو دیا اس کے اصل الفاظ تو یاد نہیں رہے - لیکن مفہوم یہ تھا - کہ چند روز تک معلوم ہو جائے گا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جاتی ہے یا تمہاری - اس کے بعد ۳ راپریل ۱۹۰۵ء کی شام کو ہمارے گھر دو احمدی مہمان آ گئے - بابو محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر اور منشی امام دین صاحب اور تیسرے شخص غیر احمدی تھے - جن کا نام یاد نہیں - غرض یہ مہمان اور میں اور میرے چچا صاحب مرحوم اس رات کریم بخش صاحب انگریز جو چچا کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے کے ہاں مدعو تھے وہاں سے قریباً ۱۲ بجے واپس آئے - جس مکان میں ہم رہتے تھے - وہ سکول سے جو پرانی طرز کا پختہ اور دو منزلہ مکان تھا - بالکل ملحق تھا - ۴ راپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو نہایت شدید زلزلہ آیا - مگر حضور کی برکت سے ہمارے گھر میں بالکل کوئی نقصان نہیں ہوا - میرے مرحوم چچا صاحب اول مکان سے نکل گئے اور بابو محمد اسماعیل صاحب منشی امام دین صاحب مکان کے اندر رہے - مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی - جس جگہ میری چارپائی تھی - وہاں سے تھوڑی دور دیوار جنوب کی طرف سے اور کسی قدر شمال کی طرف سے اور اوپر اسی قدر چھت بچ رہی - تمام مکان کی بنیادیں تک اکھڑ گئیں سکول کی دوسری منزل پر بورڈنگ

کے لڑکے سوئے ہوئے تھے۔ وہ بفضلہ تعالیٰ سب محفوظ رہے۔ سکول کے تمام طالب علم خواہ وہ شہر کے کسی حصے میں تھے بالکل بچ گئے۔ سکول کے تمام استاد صاحبان خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے ہر قسم کی بدنی تکلیف سے محفوظ رہے صرف ایک سکھ استاد تھے۔ جو نئے آئے تھے اور صبح کو چارج لینا تھا ان کی پیشانی پر ذرہ سی خراش آئی تھی۔ باقی شہر میں زلزلہ سے کیسی تباہی آئی اس کا حال سرکاری رپورٹوں اور اس زمانے کے اخبارات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ اپنا اندازہ یہ ہے کہ جس گھر میں دس آدمی تھے۔ ان میں سے ۹ مر گئے تھے۔ اور صرف ایک زندہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جس طریقے پر محفوظ رکھا۔ وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ کانگڑے کی زلزلے کی بات ہو رہی ہے۔ تمام کانگڑے میں لاکھوں آدمی اس زلزلے کا شکار ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک بھی احمدی نہیں مرسکا جہاں ہر گھر میں نو نو دس دس آدمی مرتے رہے اسی گھر میں اگر ایک احمدی تھا۔ تو وہ بچ گیا۔

○ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ میں منشی فضل الرحمٰن کی دوکان پر مع بال بچوں کے رہتا تھا۔ رات گیارہ بجے کا وقت ہوگا۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جب دروازہ کھولا تو حضرت صاحب کے ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس تھا۔ اور ایک ہاتھ میں لیمپ۔ فرمایا بھائی صاحب دودھ آگیا تھا۔ میں آپ کے لئے لایا ہوں۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اللہ اللہ خدا کا مامور اور یہ خاکساری اور انکساری۔

ایک اور موقعہ پر حضرت صاحب صبح کے وقت تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھ کو آج چالیس ہزار عربی مادہ کا علم دیا گیا ہے۔ تھوڑی سے عبارت لکھ کر لائے تو مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب حیران ہو گئے کہ اللہ اللہ ہم نے عمر عربی میں گزاری مگر ایسی عبارت ہمارے خیال میں کبھی نہیں آئی۔

○ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب فرماتے ہیں کہ میرا پیدائشی شہر موضع احمد آباد تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم ہے۔ جو بھیرہ سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر ہے۔

حضرت مسیح موعود نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت نصف شب کے بعد ہوتا ہے جس طرح بچے کے رونے پر والدہ کے پستانوں میں دودھ آجاتا ہے۔ اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔

○ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ اور آنسو جاری تھے۔ کہ لوگ بجائے صداقت کے متلاشی ہونے کے عداوت کر رہے ہیں۔ اسی طرح میری اضطراری کیفیت ہو گئی۔ جب میں رکوع میں گیا اور میں نے پہلی دفعہ سبحان ربی العظیم کہا تو معاً میرے سامنے سے پردہ اٹھ گیا اور حضرت حسن بصری میرے سامنے آموجود ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے بھی بہت طرح سے ستایا گیا ہے۔ میں نے بہت عزم واستقلال سے کام لیا آپ بھی عزم واستقلال سے کام لیں۔ اور گھبرائیں نہیں پھر معاً اور نقشہ بدل کر سامنے ایک بزرگ خاتون تشریف لائیں اور فرمانے لگیں بیٹا گھبرانا نہیں۔

○ حضرت چوہدری نظام دین صاحب فرماتے ہیں- حضور بیعت کے اعلان کے بعد لدھیانہ میں تشریف فرما ہوئے وہاں درزیوں کی بیت الذکر میں جو سڑک کے پاس واقع ہے تقریر فرما رہے تھے اور شہر میں مولویوں کا شور برپا تھا- ایک مولوی دکان پر مجلس لگائے تقریر کر رہا تھا- جو شخص آج مرزا کو قتل کر دے وہ سیدھا بہشت میں داخل ہوگا- ایک دیہاتی بول اٹھا کہ یہ تو بڑا سہل کام ہے- ایک روز مرنا تو ہے ہی وہ لاٹھی لے کر باہر چلا گیا- وہاں گیا تو حضور تقریر کر رہے تھے- باہر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا- اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا کہ سن تو لیں- سنتا رہا سنتے سنتے متغیر ہو گیا- قدموں میں جا گرا اور پکار کر کہنے لگا کہ میری بیعت منظور فرمائیں- حضور نے بیعت لی- پھر وجد میں آکر کہنے لگا کہ میں تو اس ارادے پر آیا تھا- ایک مولوی شہر میں تقریر کر رہا تھا- کہ جو مرزا صاحب کو قتل کرے وہ بہشتی ہو جائے گا- حضور اگر اجازت دے دیں تو میں اس کو ہلاک کر دوں حضور نے اس کو بند کر دیا- اور فرمایا کہ تم تو بہشتی ہو گئے اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اس کی وجہ سے تمہیں بھی بہشت میں داخل ہونے کی توفیق عطا ہوئی-

○ حضرت سید حسین شاہ صاحب ابن سید فضل شاہ صاحب ساکن موضع مدینہ ضلع گجرات- خاکسار نے تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں ۱۹۰۷ء جنوری میں حضور کی بیعت بذریعہ خط کی لیکن بیعت کے بعد جنوری ۱۹۰۷ء میں ہی قادیان پہنچا تا کہ حضور کی ملاقات سے محروم نہ رہوں-

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضور صبح کے وقت سیر کے لئے نکلے اور لوگ بھی کثرت سے ساتھ تھے خاکسار بھی ان میں شامل تھا- ہر ایک شخص یہی چاہتا تھا کہ میں بھی حضور کے ساتھ جاؤں- میں بھی اس خیال سے دوڑ کر حضور کے قریب پہنچا- لیکن اتفاق سے میرا پاؤں حضور کی چھڑی سے لگ گیا اور چھڑی حضور کے ہاتھ سے گر گئی خاکسار کو ڈر پیدا ہوا کہ کہیں حضور ناراض نہ ہوں میں قربان جاؤں حضور کے اخلاق پر حضور نے واپس مڑ کر بھی نہ دیکھا میں نے جلدی سے وہ چھڑی اٹھا کر حضور کے ہاتھ سے لگا دی- حضور نے اس پر بھی بغیر پیچھے دیکھے چھڑی ہاتھ میں لے لی-

○ حضرت میاں عبدالمجید خاں صاحب ولد میاں غلام حسین صاحب سکنہ قصبہ آنوالہ ضلع بانس بریلی فرماتے ہیں- میرے والد محترم حضرت حافظ سرور حسین صاحب بریلوی بھی میرے رفیق طریقت اور انہی بزرگ سے بیعت تھے- میرے پیر سید وزیر علی شاہ صاحب نے جو کہ میاں سید جمال شاہ صاحب کے مریدوں یا خلفاء میں سے تھے- انہوں نے بطور پیشگوئی اپنی وفات سے پہلے ہی اپنے مریدوں کو بتایا کہ اب زمانہ محتاج ہے- کہ امام مہدی ظاہر ہوں اور دنیا کی رہنمائی فرمائیں اسی اثناء میں ان کا وصال ہو گیا- ان کے وصال کے تین سال بعد ہم لوگوں کو علم ہوا کہ ایک مرد خدا نے پنجاب میں مہدویّت کا دعویٰ کر رکھا ہے- ہم سب نے باہم مشورے کے بعد حضرت حافظ صوفی تصور حسین صاحب بریلوی کو حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے قادیان روانہ کیا- حافظ صاحب قادیان پہنچے اور بعد ملاقات و نیاز حضرت صاحب کے حالات معلوم کرنے پر حضور کی بیعت کر لی اور انہوں نے تمام برادران طریقت کو خطوط کے ذریعہ اس امر کی اطلاع دی کہ میں نے

سیدنا حضرت مسیح موعود کو خدا کا صادق مرشد اور مسیح موعود اور مہدی یقین کر لیا ہے اب ہمارا تعلق صرف ان دوستوں سے رہے گا جو ہمارے ساتھ اس سعادت میں شریک ہو کر منسلک ہو جائیں گے۔ اس اطلاع پر میں نے اپنے تمام ہم خیالوں کو قصبہ آنوالہ ضلع بانس بریلی میں جمع کیا۔ اور تحریک کی کہ صوفی صاحب نے جو کچھ لکھا وہ بالکل درست اور راست ہے ہمیں بھی اس سعادت کے حصول کی کوشش اور سعی کرنی چاہئیے چنانچہ اس وقت تمام احباب نے بالاتفاق اس بات کو مان کر خطوط بیعت قادیان حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیئے۔ میں نے خود بھی بیعت کی۔

○ حضرت عبدالرؤف صاحب سابق ہیڈ کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ مجھے خوب یاد ہے جب حضرت مسیح موعود لاہور مئی ۱۹۰۸ء کو تشریف لے گئے تو شیخ محمد دوکاندار کی دکان کے سامنے چلتے ہوئے ٹھہر گئے کھڑے ہو کر اپنے متعلق ایک الہام بیان فرمایا کہ "الرحیل ثم الرحیل" پھر بہت کچھ فرمایا اور بہت سے لوگ ہمراہ تھے۔ اکثر موڑ تک پیدل جاتے اور موڑ سے سوار ہو جاتے۔ جب مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو اس وقت میرا پہرہ پل پر تھا...... خدا کی شان مغرب کے وقت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو رحلت کی خبر آ گئی۔

○ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب ابن چوہدری فضل دین صاحب آف سیالکوٹ۔ حضرت مسیح موعودؑ ہمیں نیکی اور تقویٰ کی ہمیشہ ہدایت فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کرو۔ تم بہت خوش قسمت ہو کہ اللہ تعالی نے تمہیں جہاد میں ہمارے ساتھ شامل کیا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے یہ سب سامان ہمارے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ حضور کے سلطان القلم ہونے پر میں بھی ایک شاہد ہوں کیونکہ ہم چھاپتے چھاپتے تھک جاتے تھے اور حضور کے مضامین ہمیشہ ہی جمع رہتے تھے اور کبھی ختم نہ ہوتے تھے حالانکہ اور لوگوں کے مضامین ختم ہو جایا کرتے تھے اور پریس والے مضامین کی انتظار میں رہتے تھے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے پریس میں صرف حضور کے مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔

○ آخری روایت حضرت نور احمد صاحب ابن چوہدری بدر بخش صاحب سکنہ سروبہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور زلزلہ کی وجہ سے باغ میں رہتے تھے۔ میں رات کو باغ میں پہرہ دینے کے لئے جاتا تھا میاں نجم الدین صاحب مہتمم مہمان خانہ مجھے روزانہ پہرہ کے لئے بھیج دیتے تھے ایک رات اتفاق سے میرے ساتھ سید احمد نور کابلی بھی پہرے پر تھے نصف رات کے قریب ایک سکھ چور باغ میں آیا۔ اس وقت میں اور احمد نور بھی پہرہ پر تھے۔ خاموشی سے باغ کے کناروں پر گشت کر رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی کی آہٹ سنی اور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قد آور چور حضور کے کندھوں کے قریب ہے۔ فوراً سید احمد نور صاحب جو اس وقت جوان تھے چور کی طرف دوڑے چور بھی دوڑ پڑا۔ باغ سے کچھ فاصلے پر سید احمد نور صاحب نے چور کو پکڑ لیا۔ فوراً باقی پہریدار بھی پہنچ گئے۔ چور کے ہاتھ پاؤں وغیرہ باندھ کر باغ میں بٹھا دیا۔ صبح ہوئی تو چور حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو غریب آدمی ہے۔

انسان کا حقیقی مقصدِ حیات

اعمالِ صالحہ کا نتیجہ -- محبّتِ الٰہی

تحریر: مکرم میاں عبدالقیوم صاحب راولپنڈی

انسانی پیدائش کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○''(الذّٰریٰت: آیت ۵۷)

کہ ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

آگے عبادت کے طریق اور ان کی تفصیل پھر بحر بیکراں ہے۔

ایمان اور اعمال: جہاں تک ایمانیات اور اعمال صالحہ کا تعلق ہے یعنی اللہ تعالیٰ، قیامت، فرشتوں، الٰہی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا یہ سب نیکیاں ہیں۔ اسی طرح خدا کی محبّت اور رضا جوئی کے لئے غریبوں، یتیموں، مسکینوں، سوالیوں اور غلام آزاد کرنے پر مال خرچ کرنا بھی نیکی ہے۔ پھر نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا۔ اپنے عہدوں کو پورا کرنا اور مصائب پر صبر کرنا بھی نیکیاں ہیں۔ اور یہ سب خدا کو پسند ہیں۔ ان اعمال صالحہ کو بجالانے والے سیدھے راستہ پر قائم اور خدا کے فضلوں کے وارث ہیں۔

حقیقی عبودیّت: یہ سوال کہ کیا انسانی پیدائش کی علت غائی صرف ان نیکیوں تک ہی محدود ہے؟ خاص طور پر اس صورت میں جب کہ اسے حیرت انگیز جسمانی ذہنی اور روحانی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ اس کے جواب میں قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ نیک اعمال اس لحاظ سے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کہ یہی آہستہ آہستہ انسانی روح کو پاک کرتے اور اس میں وہ قوت پرواز پیدا کرتے ہیں جو بالآخر انسانی روح کو اس کے اس خالق و مالک سے ملا دیتی ہے جو کہ ہر طرح کے حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ اس لقاءِ الٰہی سے انسانی روح پھر اس حقیقی عبودیت کا جامہ پہنتی ہے جو اس کی پیدائش کا مقصدِ وحید ہے۔ تب وہ روح خدا کی ہر لحہ تسبیح و تقدیس وتحمید کرتی اور اس کے آستانہ پر ہمہ وقت سربسجود رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ کو یہی مضمون بتا رہا ہے جب وہ فرماتا ہے۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۔ (طٰهٰ: آیت ۱۵)

کہ ''میں یقیناً اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تو میری ہی عبادت کر، اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔''

یہاں نماز کے قیام کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز خود بڑ

ذریعہ یادِالٰہی کا ہے۔لیکن اس آیت سے واضح ہے کہ نماز کے قیام کے نتیجہ میں پھر اس حقیقی یادِالٰہی کی نعمت میسر آتی ہے جو انسانی روح کی جان اور اس کی پیدائش کا مقصدِ وحید ہے۔ اس کے ساتھ جو نماز عطا ہوتی ہے وہی حقیقی نماز اور مومن کا معراج ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بات کو خوب سمجھ گئے ہیں تبھی وہ خدا سے بہت سی دعائیں مانگنے کے بعد یہ عرض کرتے ہیں۔

كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا- وَ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا (طٰه: آیت ۳۴-۳۵)

کہ ’’تا کہ ہم (دونوں) کثرت سے تیری تسبیح کریں۔اور کثرت سے تیرا ذکر کریں‘‘

اس سے واضح ہے کہ اعلیٰ ترین مقصد حیاتِ انسانی کا یہ ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر لحہ خدائے واحد وقدوس کی دل کی گہرائیوں سے تسبیح کرنے والا اور تحمید کرنے والا بن جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔اور یادِالٰہی: اسی طرح وہ مبارک ہستی جس کے لئے یہ کائنات معرضِ وجود میں لائی گئی خداتعالیٰ اسے مخاطب کرکے قرآن مجید میں یہی مضمون واضح فرماتا ہے۔

وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا- رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا(المزّمّل: آیت ۱۰-۹)

کہ ’’اور چاہیے کہ تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگایا کر۔وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔پس اسی کو اپنا کارساز بنا۔‘‘

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں خطاب فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ (اعراف: آیت۲۰۶)

’’اور (اے نبی!) تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتے رہا کر اور دھیمی آواز سے صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔‘‘

مندرجہ بالا ارشاداتِ خداوندی کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کی صبح شام اور رات اور دن کے مختلف اوقات میں تسبیح وتحمید کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

یادِالٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کی زندگی کا جو نقشہ روایات میں کھینچا گیا ہے ان سے خوب واضح ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ہر لحہ اپنے رب کی تسبیح وتحمید میں گذارا کرتے تھے یہاں تک کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن کفارِ عرب جیسے بت پرست بھی پکار اٹھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ، کہ دیکھو محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی

سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عربی کی تصنیف نجم الہدیٰ میں فرماتے ہیں :-

''فحمده روح النبی بحمد لایبلغ فکر الیٰ اسراره- ولا تدرك ناظرة حدود انواره- وبالغ فی الحمد حتی غاب و فنا فی اذکاره'' (نجم الهدیٰ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحه ۵)

(ترجمہ) ''پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اس کے نوروں کی حدود کو پا نہیں سکتی اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں وہ گم اور فنا ہو گیا''

اس کتاب میں آگے چل کر آپ فرماتے ہیں :-

''ثم اذا کان حمده بایثار وجه الله والاقبال علیه بنفی اهواء النفس والحفد الیه باخلاص وصدق و توحید- فرجع الله الیه صلة منه ما ارسل الیٰ ربه من تحمید- وکذالك جرت سنته بکل صدیق وحید- فحمّد محمد نا فی الارض والسماء بامر ربّ مجید- وفی هٰذا تذکرة للعابدین- وبشریٰ لقوم حامدین- فان الله یردّ الحمد الی الحامد ویجعله من المحمودین- فیحمد فی العالمین- ویوضع له القبولیة فی الارض فیثنی علیه کل من کان من الصالحین- وهٰذا هو کمال حقیقة العبودیّة ومآل امر النفوس المطهرة'' (ایضاً صفحه ۷-۸)

(ترجمہ) ''پھر جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو اختیار کر لیا تھا اور ہواءِ نفس سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور اخلاص اور صدق اور توحید سے اس کی طرف دوڑے تھے سو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام کے ان کی طرف واپس کر دیں اور تمام یگانہ صدیقوں سے اس کی یہی عادت ہے کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے- پس ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا- اور اس قصے میں پرستاروں کے لئے یاد رکھنے کی بات ہے اور خدا کے ثناخوانوں کو اس میں بشارت ہے کیونکہ خدا تعریف کرنے والے کی تعریف کو اُسی کی طرف ردّ کر دیتا ہے اور اس کو قابل تعریف ٹھہرا دیتا ہے- پس وہ دنیا میں تعریف کیا جاتا ہے- اور اس کی قبولیت زمین پر پھیلائی جاتی ہے- پس ہر ایک جو نیک طینت ہے اس کی تعریف کرتا ہے- اور یہی عبودیت کی حقیقت کا کمال اور پاک نفسوں کا انجام کار ہے''

اعمال صالحہ کا آخری نتیجہ: اگر سرسری نگاہ سے ہی جائزہ لیا جائے تو نظر آئے گا کہ اکثر مومن نیک اعمال میں مصروف رہنے کے باوجود اس بنیادی مقصد حیات کو بھول جاتے ہیں وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں- روزے بھی رکھتے ہیں- مالی قربانی بھی کرتے ہیں اور دوسری نیکیاں بھی بجالاتے ہیں- پر مقابلۃً تھوڑے ہیں جو ان نیک اعمال کے آخری نتیجہ کو حاصل

کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق یہ ہے:-

''اس بات کو بہت جلد ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جب کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور خدا نے زمین کے تمام پرند چرند پر اس کو بزرگی دے کر اور سب پر حکومت بخش کر اور عقل وفہم عنائت فرما کر اور اپنی معرفت کی ایک پیاس لگا کر اپنے تمام افعال سے جتلا دیا ہے کہ انسان خدا کی محبت اور عشق کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو پھر اس سے کیوں انکار کیا جائے کہ انسان محبت ذاتیہ کے مقام تک پہنچ کر اس راہ تک پہنچ جائے کہ اس کی محبت پر خدا کی محبت ایک روح کی طرح وارد ہو کر تمام کمزوریاں اس کی دور کر دے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وجود روحانی کے ششم مرتبہ کے بارے میں فرمایا ہے والّذین ھم علی صلو تھم یحافظون ایسا ہی دائمی حضور اور سوز وگداز اور عبودیت انسان سے سرزد ہو اور اس طرح پر وہ اپنے وجود کی علت غائی کو پورا کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے-وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون- یعنی میں نے پرستش کے لئے ہی جن وانس کو پیدا کیا ہے'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم- روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۷)

یہاں پہنچ کر ہم اس محبت اور حمد الٰہی کے کامل نمونہ کی ایک جھلک دیکھ لیتے ہیں تا اسے دیکھ کر ہمارے اندر بھی اسی محبتِ الٰہی اور تسبیح وتحمید خدائے بزرگ وبرتر کی آگ بھڑک اٹھے اور ہم بھی اپنے محبوب ومعبود کو ہر لحہ یاد کرنے والے اور حمد کرنے والے بن جائیں- خدا کرے کہ ایسا ہی ہو- آمین-

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میرے ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری تھی- حضور میرے ہاں تشریف لائے- بستر میں داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہ کیا مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں یہ رات اپنے رب کی عبادت میں گذار لوں- میں نے عرض کیا- یا رسول اللہ یقیناً مجھے آپ کا قرب پسند ہے لیکن آپ کی خوشنودی اصل مقصود ہے- میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں- اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے مشکیزہ کے پانی سے وضو کیا- پھر آپ نماز پڑھنے لگے اور قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا- اس حالت میں آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور جھڑی لگ گئی- پھر آپ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف بیان کی اور پھر رونا شروع کیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پھر رونے لگ گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور اسی حالت میں وہ رات گزر گئی اور جب صبح کے وقت بلال نماز کے لئے آپ کو بلانے آئے اس وقت بھی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے- بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں کیا آپ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی قد غفر اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر- پھر آپ کیوں روتے ہیں- آپ نے فرمایا- اے بلال کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں-

(تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السموت والارض- از روزنامہ الفضل ۱۳- اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۴)

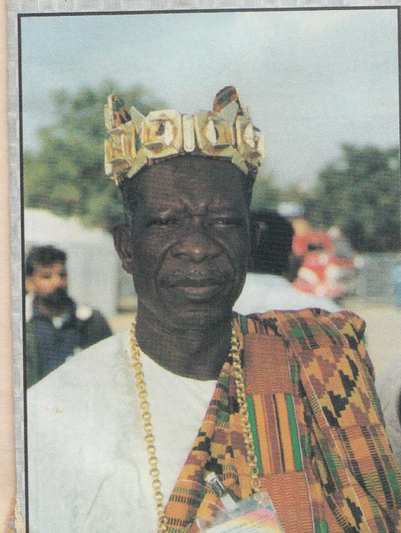
--------------------o--------------------



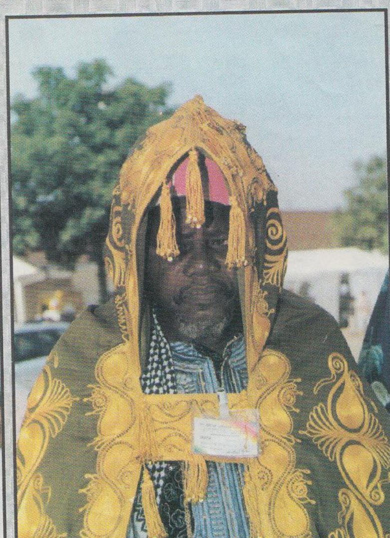
جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر عالمی بیعت کا رُوح پرور نظارہ۔ بیعت کے موقع پر مختلف ممالک کے نمائندے

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)







جلسہ جرمنی میں شریک افریقہ کے مختلف علاقوں کے تین بادشاہ (جنہوں نے قبول احمدیت کی توفیق پائی ہے)

دُنیائے فانی

نہ آنسو نہ آہیں نہ سوزِ نہانی
تری زندگی بھی ہے کیا زِندگانی

بدل جائیں اب بھی جو اطوار تیرے
یہی لَنْ تَرَانِیّ ہے سَوْفَ تَرَانِیْ

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

بھروسہ نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر
ڈھلکتی سی چھاؤں ہے دُنیائے فانی

یہ صبحِ بنارس ہے شامِ غریباں
یہ شامِ اودھ ہے فقط اِک کہانی

کہاں ہے وہ متھرا کا مہرِ درخشاں
کہاں ہیں وُہ مُرلی کی تانیں سُہانی

کہاں ہیں وہ راجہ بھڑائچ[۱] کے چرچے
کہاں ہے وہ جیٹو[۲] کی اب راجدھانی

کہاں ہیں وہ اجداد و اسلاف تیرے
کہاں ہیں وہ عہدِ گذشتہ کے بانی

نہ کر ناز عُمرِ دو روزہ پہ ناداں
بڑی بے بھروسہ ہے یہ زندگانی

اُٹھا دِل کو اِس گُلشنِ ماسوا سے
لگا اُس خُدا سے جو لَو ہے لگانی

۱ و ۲ بعض اجداد کے نام

مولانا مصلح الدین راجیکی

بچوں کی تربیت کے طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ...... کے مبارک الفاظ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ...... نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک رُوح پَرور خطاب میں بچوں کی تربیت کے مندرجہ ذیل طریق بیان فرمائے۔

(۱)　بچہ کے پیدا ہونے پر سب سے پہلی تربیت اذان ہے۔ جس کے متعلق پہلے بتا چکا ہوں۔

(۲)　یہ کہ بچہ کو صاف رکھا جائے۔ پیشاب پاخانہ فوراً صاف کر دیا جائے۔ شاید بعض لوگ یہ کہیں یہ کام تو عورتوں کا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ مگر پہلے مردوں میں یہ خیال پیدا ہوگا تو پھر عورتوں میں ہوگا۔ پس مردوں کا کام ہے کہ عورتوں کو یہ باتیں سمجھائیں کہ جو بچہ صاف نہ رہے اس میں صاف خیالات کہاں سے آئیں گے۔ مگر دیکھا گیا ہے اُس کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ مجلس میں اگر بچہ کو پاخانہ آئے تو کپڑے پر پھرا کر عورتیں کپڑا بغل میں دبا لیتی ہیں۔ اور قادیان کے اردگرد کی دیہاتی عورتوں کو تو دیکھا ہے، جوتی میں پاخانہ پھرا کر ادھر ادھر پھینک دیتی ہیں۔ جب بچہ کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو باطنی صفائی کس طرح ہوگی؟ لیکن اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہوگا۔

کیونکہ غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں ان سے بچا رہے گا۔ یہ بات طب کی رُو سے ثابت ہو گئی ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اسے کھجلاتا ہے۔ اس سے وہ مزا محسوس کرتا اور اس طرح اُسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کو صاف رکھا جائے اور جوں جوں وہ بڑا ہو اسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہونی چاہئیے۔

(۳)　غذا بچہ کو وقت مقررہ پر دینی چاہئیے۔ اس سے بچہ میں یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے اور اس طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری' لوٹ کھسوٹ وغیرہ بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا۔ ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئیے بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئیے۔ اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئیے کہ وقت پر کھانا دیا جائے۔ اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں (۱) پابندی وقت کا احساس (۲) خواہش کو دبانا (۳) صحت (۴) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں میں خودغرضی اور نفسانیت نہ ہوگی۔ جب کہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے (۵) اسراف کی عادت نہ ہوگی۔ جو بچہ ہر وقت کھانے کی چیزیں لیتا رہتا ہے وہ

ان میں سے کچھ ضائع کرے گا' کچھ کھائے گا لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں اسے کھانے کی چیز دی جائے گی تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا- پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہوگی (٦) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہوگی- مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے- یہ لینی ہے- اگر اس وقت اسے نہ لے کر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبالے گا- اور پھر بڑا ہونے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی اس کو عادت ہو جائے گی- اسی طرح گھر میں چیز پڑی ہو اور بچہ مانگے تو کہہ دینا چاہیئے کہ کھانے کے وقت پر ملے گی- اس سے بھی اس میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ نفس کو دبا سکے گا- زمیندار گنے' مولی' گاجر' گڑ وغیرہ کے متعلق اسی طرح کر سکتے ہیں-

(۴) بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہیئے- یہ اس کی صحت کے لئے بھی مفید ہے- لیکن اس سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء میں وقت کی پابندی کی حس پیدا ہو جاتی ہے- وقت مقررہ پر پاخانہ پھرنے سے انتڑیوں کو عادت ہو جاتی ہے اور پھر مقررہ وقت پر ہی پاخانہ آتا ہے- یورپ میں تو بعض لوگ حاجت سے وقت بتا دیتے ہیں کہ اب یہ وقت ہوگا- کیونکہ مقررہ وقت پر انہیں پاخانہ کی حاجت محسوس ہوتی ہے- تو بچہ کے لئے یہ بہت ضروری بات ہے- وقت پر کام کرنے والے بچہ میں نماز روزہ کی پختہ عادت پیدا ہو جاتی ہے اور قومی کاموں کو پیچھے ڈالنے کی عادت نہیں پیدا ہوتی- علاوہ ازیں بے جا جوش دب جاتے ہیں- کیونکہ بے جا جوش کا ایک بڑا سبب بے وقت کام کرنے کی عادت ہے خصوصاً بے وقت کھانا کھانا- مثلاً بچہ کھیل کود میں مشغول ہوا- وقت پر ماں نے کھانا کھانے کے لئے بلایا- مگر نہ آیا- پھر جب آیا تو ماں نے کہا- ٹھہرو کھانا گرم کر دوں- چونکہ اسے اس وقت بھوک لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ روتا چلاتا اور بے جا جوش ظاہر کرتا ہے- کیونکہ وہ اسی وقت کھانے کے لئے آتا ہے جب اس سے بھوک دبائی نہیں جاتی- اور اس وجہ سے نہایت شور کرتا ہے-

(۵) اسی طرح غذا اندازہ کے مطابق دی جائے- اس سے قناعت پیدا ہوتی اور حرص دور ہوتی ہے-

(٦) قسم قسم کی خوراک دی جائے- گوشت، ترکاریاں اور پھل دیئے جائیں کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف اقسام کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں- پس مختلف اخلاق کے لئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا ضروری ہے- ہاں بچپن میں گوشت کم اور ترکاریاں زیادہ ہونی چاہئیں- کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے اور بچپن کے زمانہ میں ہیجان کم ہونا چاہیئے-

(۷) جب بچہ ذرا بڑا ہو تو کھیل کود کے طور پر اس سے کام لینا چاہیئے- مثلاً یہ کہ فلاں برتن اٹھا لاؤ- یہ چیز وہاں رکھ آؤ- یہ چیز فلاں کو دے آؤ- اسی قسم کے اور کام کرانے چاہئیں ہاں ایک وقت تک اسے اپنے طور پر کھیلنے کی بھی اجازت دینی چاہیئے-

(۸) بچہ کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ اپنے نفس پر اعتبار پیدا کرے- مثلاً چیز سامنے ہو اور اسے کہا جائے ابھی نہیں ملے گی- فلاں وقت ملے گی- یہ نہیں کہ چھپا دی جائے- کیونکہ اس نمونہ کو دیکھ کر وہ بھی اسی طرح کرے گا- اور اس میں چوری کی عادت پیدا ہو جائے گی-

(۹) بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس مجلس میں وہ جاتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ پیار کریں۔ اس سے اس میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) ماں باپ کو چاہیئے کہ ایثار سے کام لیں۔ مثلاً اگر بچہ بیمار ہے اور کوئی چیز اس نے نہیں کھانی تو وہ بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں بلکہ اسے کہیں کہ تم نے نہیں کھانی اس لئے ہم بھی نہیں کھاتے۔ اس سے بچہ میں بھی ایثار کی صفت پیدا ہوگی۔

(۱۱) بیماری میں بچہ کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ بزدلی، خودغرضی، چڑچڑاہٹ جذبات پر قابو نہ ہونا اس قسم کی برائیاں اکثر لمبی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں کئی لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو بلا بلا کر پاس بٹھاتے ہیں لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے پاس سے گذرے تو کہہ اٹھتے ہیں۔ ارے دیکھتا نہیں، اندھا ہو گیا ہے۔ یہ خرابی بھی بیماری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ بیماری میں بیمار کو آرام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اس لئے وہ آرام پانا اپنا حق سمجھ لیتا ہے۔ اور ہر وقت آرام چاہتا ہے۔

(۱۲) بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں۔ اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔

(۱۳) بچہ کو اپنے دوست خود نہ چننے دئے جائیں بلکہ ماں باپ چنیں اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ اس میں ماں باپ کو بھی یہ فائدہ ہوگا کہ وہ دیکھیں گے کن کے بچوں کے اخلاق اعلیٰ ہیں۔ دوسرے ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا کیونکہ جب خود ماں باپ بچہ سے کہیں گے کہ فلاں بچوں سے کھیلا کرو تو اس طرح ان بچوں کے اخلاق کی نگرانی بھی کریں گے۔

(۱۴) بچہ کو اس کی عمر کے مطابق بعض ذمہ داری کے کام دیئے جائیں تاکہ اس میں ذمہ داری کا احساس ہو۔ ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک باپ کے دو بیٹے تھے۔ اس نے دونوں کو بلا کر ان میں سے ایک کو سیب دیا اور کہا کہ بانٹ کر کھالو۔ جب وہ سیب لے کر چلنے لگا تو باپ نے کہا جانتے ہو۔ کس طرح بانٹنا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ باپ نے کہا جو بانٹے وہ تھوڑا لے۔ اور دوسرے کو زیادہ دے۔ یہ سن کر لڑکے نے کہا۔ پھر دوسرے کو دیں کہ وہ بانٹے۔ معلوم ہوتا ہے اس لڑکے میں پہلے ہی بری عادت پڑ چکی تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس امر کو سمجھتا تھا کہ اگر ذمہ داری مجھ پر پڑی تو مجھے دوسرے کو اپنے پر مقدم کرنا پڑے گا۔ اس عادت کے لئے بعض کھیلیں نہایت مفید ہیں۔ جیسے کہ فٹ بال وغیرہ۔

مگر کھیل میں بھی دیکھنا چاہیئے کہ کوئی بری عادت نہ پڑے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ اپنے بچے کی تائید کرتے ہیں اور دوسرے کے بچہ کو اپنے بچہ کی بات ماننے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اس طرح بچہ کو اپنی بات منوانے کی ضد پڑ جاتی ہے۔

(۱۵) بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہئیے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نکتہ فرمایا ہے کہ بچہ کو گالیاں نہ دو کیونکہ گالیاں دینے پر فرشتے کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے اعمال کے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ جب بچہ کو کہا جاتا ہے کہ تو بد ہے تو وہ اپنے ذہن میں یہ نقشہ جمالیتا ہے کہ میں بد ہوں اور پھر وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ پس بچہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں اور بچہ کی تعریف کرنی چاہئیے۔

آج صبح میری لڑکی پیسہ مانگنے آئی۔ جب میں نے پیسہ دیا تو بایاں ہاتھ کیا۔ میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ کہنے لگی ہاں غلطی ہے پھر نہیں کروں گی۔ اسے غلطی کا احساس کرانے سے فوراً احساس ہو گیا۔

(۱۶) بچہ میں ضد کی عادت نہیں پیدا ہونے دینی چاہئیے۔ اگر بچہ کسی بات پر ضد کرے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کسی اور کام میں اسے لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کیا جائے۔

(۱۷) بچہ سے ادب سے کلام کرنی چاہئیے۔ بچہ نقال ہوتا ہے۔ اگر تم اسے تُو کہہ کر مخاطب کرو گے۔ تو وہ بھی تُو کہے گا۔

(۱۸) بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترش روئی وغیرہ نہ کرنی چاہئیے۔ کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔ عام طور پر ماں باپ بچہ کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ ماں نے بچہ کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا۔ اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت ان عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تا مرض آگے نسل کو بھی مبتلا نہ کرے۔

(۱۹) بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے۔ نشوں سے بچہ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اس وجہ سے جھوٹ کی بھی عادت پیدا ہوتی ہے اور نشہ پینے والا اندھا دھند تقلید کا عادی ہو جاتا ہے۔ ایک شخص حضرت خلیفہ اوّل ...... کا رشتہ دار تھا وہ ایک دفعہ ایک لڑکے کو لے آیا اور کہتا تھا۔ اسے بھی اپنے جیسا ہی بنالوں گا۔ وہ نشہ وغیرہ پیتا اور مذہب سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ حضرت خلفیہ اوّل ...... نے اس سے کہا۔ تم تو خراب ہو چکے ہو اسے کیوں خراب کرتے ہو۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ ایک موقعہ پر آپ نے اس لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور اسے سمجھایا کہ تمہاری عقل کیوں ماری گئی ہے۔ اس کے ساتھ پھرتے ہو۔ کوئی کام سیکھو۔ آپ کے سمجھانے سے وہ لڑکا اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ مگر کچھ مدت کے بعد وہ ایک اور لڑکا لے آیا۔ اور آ کر حضرت خلیفہ اوّل ...... سے کہنے لگا۔ اب اسے خراب کرو تو جانوں۔ اس کے نزدیک یہی خراب کرنا تھا کہ اس کے قبضہ سے نکال دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ اوّل ...... نے بہتیرا اس لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ مجھ سے روپیہ لے لو اور کوئی کام کرو۔ مگر اس نے نہ مانا۔ آخر آپ نے اس شخص سے پوچھا اسے تم نے کیا کیا ہے تو وہ کہنے لگا۔ اس کو میں نشہ پلاتا ہوں اور اس وجہ سے اس میں ہمّت ہی نہیں رہی کہ میری تقلید کو چھوڑ سکے۔ غرض نشہ سے اقدام کی قوت ماری جاتی ہے۔

جھوٹ سب سے خطرناک مرض ہے کیونکہ اس کے پیدا ہونے کے ذرائع نہایت باریک ہیں اس مرض سے بچہ کو

خاص طور پر بچانا چاہیئے - بعض ایسے اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ مرض آپ ہی آپ بچہ میں پیدا ہو جاتا ہے - مثلاً یہ کہ بچہ کا دماغ نہایت بلند پرواز واقع ہوا ہے وہ جو بات سنتا ہے آپ ہی اس کی ایک حقیقت بنا لیتا ہے - ہماری ہمشیرہ بچپن میں روز ایک لمبی خواب سنایا کرتی تھیں - ہم حیران ہوتے کہ روز اسے کس طرح خواب آ جاتی ہے - آخر معلوم ہوا کہ سونے کے وقت جو خیال کرتی تھیں وہ اسے خواب سمجھ لیتی تھیں - تو بچہ جو کچھ سوچتا ہے اسے واقعہ خیال کرنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اسے جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے اس لئے بچہ کو سمجھاتے رہنا چاہیئے کہ خیال اور چیز ہے اور واقعہ اور چیز ہے - اگر خیال کی حقیقت بچہ کے اچھی طرح ذہن نشین کر دی جائے تو بچہ جھوٹ سے بچ سکتا ہے -

(۲۰) بچوں کو علیحدہ بیٹھ کر کھیلنے سے روکنا چاہیئے -

(۲۱) ننگا ہونے سے روکنا چاہیئے -

(۲۲) بچوں کو عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں اور اس کے طریق یہ ہیں :

(۱) ان کے سامنے اپنے قصوروں پر پردہ نہ ڈالا جائے - (۲) اگر بچہ سے غلطی ہو جائے تو اس سے اس طرح ہمدردی کریں کہ بچہ کو یہ محسوس ہو کہ میرا کوئی سخت نقصان ہو گیا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ مجھ سے ہمدردی کر رہے ہیں اور اسے سمجھانا چاہیئے کہ دیکھو اس غلطی سے یہ نقصان ہو گیا ہے (۳) آئندہ غلطی سے بچانے کے لئے بچہ سے اس طرح گفتگو کی جائے کہ بچہ کو محسوس ہو کہ میری غلطی کی وجہ سے ماں باپ کو تکلیف اٹھانی پڑی ہے - مثلاً بچہ سے جو نقصان ہوا ہو وہ اس کے سامنے اس کی قیمت وغیرہ ادا کرے اس سے بچہ میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ نقصان کرنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا - کفارہ نہایت گندہ عقیدہ ہے مگر میرے نزدیک بچہ کی اس طرح تربیت کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے (۴) بچہ کو سرزنش الگ لے جا کر کرنی چاہیئے -

(۲۳) بچہ کو کچھ مال کا مالک بنانا چاہیئے - اس سے بچہ میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں :- (۱) صدقہ دینے کی عادت (۲) کفایت شعاری (۳) رشتہ داروں کی امداد کرنا - مثلاً بچہ کے پاس تین پیسے ہوں تو اسے کہا جائے ایک پیسہ کی کوئی چیز لاؤ اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر کھاؤ - ایک پیسہ کا کوئی کھلونا خرید لو - اور ایک پیسہ صدقہ میں دے دو -

(۲۴) اسی طرح بچوں کا مشترکہ مال ہو - مثلاً کوئی کھلونا دیا جائے تو کہا جائے - یہ تم سب بچوں کا ہے - سب اس کے ساتھ کھیلو اور کوئی خراب نہ کرے - اس طرح قومی مال کی حفاظت پیدا ہوتی ہے -

(۲۵) بچوں کو آداب و قواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہیئے -

(۲۶) بچہ کی ورزش کا بھی اور اسے جفاکش بنانے کا بھی خیال رکھنا چاہیئے - کیونکہ یہ بات دنیوی ترقی اور اصلاح نفس دونوں میں یکساں طور پر مفید ہے -

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۷)

------------o------------

عالمگیر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ منعقدہ جرمنی ۲۰۰۱ء میں

نویں عالمی بیعت منعقدہ مورخہ ۲۶ راگست کی تاریخی تقریب

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا گمنام پا کے شہرہ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۴ رنومبر ۱۹۰۵ء کولدھیانہ شہر میں لیکچر دیا جس میں آپ نے فرمایا:-

''......آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے- اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی-''

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰)

حضرت اقدس کا یہ لیکچر ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے- اس بات کو ۹۶ سال گزر چکے ہیں اور سلسلہ احمدیہ پر ہر آنے والا دن غیر معمولی کامیابیوں کی نوید لے کر آیا- یہاں تک کہ اب ۱۷۶ ممالک میں احمدیت کا پودا نشوونما پا رہا ہے- عالمگیر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ راگست ۲۰۰۱ء کو نویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی- جو مختصراً ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے-

امسال آٹھ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار ۷۲۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے- صرف بھارت میں ۴ کروڑ سعید روحوں نے احمدیت قبول کی- ۲۶ راگست ۲۰۰۱ء کو عالمی بیعت کی نویں تقریب منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کروڑوں نئے احمدیوں سے بیعت لی- اور اس کے ساتھ ہی ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم کے احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بار بھی حصول برکت وسعادت کے لئے حضرت مسیح موعود کا سبز رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا- حضور فرش پر تشریف فرما ہوئے اور آپ کے گرد ۵،۶ افراد نے ایک حلقہ بنا کر حضور انور کی بیعت کی دیگر ہزاروں افراد نے ان احباب کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ قائم کیا- اس طرح ۱۷۶ ممالک کے کروڑوں افراد کی عالمگیر وحدت کا ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آیا- بیعت کے مکمل ہونے کے بعد حضور انور اور جملہ احباب نے سجدہ شکر ادا کیا-

عالمی بیعت کی سال وار تفصیل

سن	تعداد	سن	تعداد	سن	تعداد
۱۹۹۳ء	۲،۰۴۳۰۸	۱۹۹۴ء	۴،۲۱،۷۵۳	۱۹۹۵ء	۸،۴۷،۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶،۰۲،۷۲۱	۱۹۹۷ء	۳۰،۰۴،۵۸۵	۱۹۹۸ء	۵۰،۰۴،۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱،۰۸،۲۰،۲۲۶	۲۰۰۰ء	۴،۱۳،۰۸،۹۷۵	۲۰۰۱ء	۸،۱۰،۰۶،۷۲۱

میزان = ۱۴،۴۲،۲۱،۶۰۵

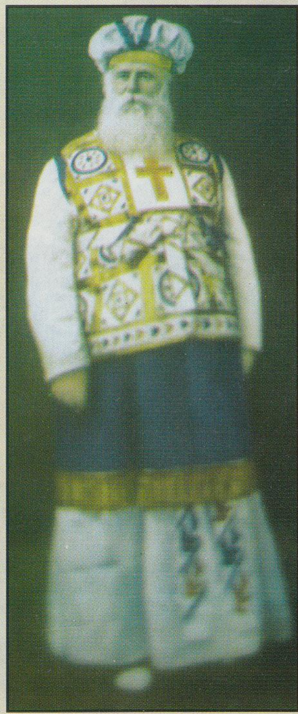


ڈوئی کا بنایا ہوا کرسچیئن کیتھولک چرچ۔ ۱۹۶۰ء میں زائن کے مکینوں نے اس کا نام بدل کر کرائسٹ کمیونٹی چرچ رکھ دیا ہے۔



ڈاکٹر ڈوئی کی قبر اور اس کا بنایا ہوا قبرستان





ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا خاندان اور اس کی ورکنگ کمیٹی کے اراکین

(کرسیوں پر دائیں سے بائیں) ڈوئی کی بیوی JANE DOWIE ،ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی اور اس کی بیٹی ESTHERS DOWIE

(ایستادہ-دائیں سے بائیں) ڈوئی کا باپ JUGE DWOIE ،ڈوئی کی بہن اور پھر اس کا بیٹا GLADE STONE



زائن شہر کا پرانا نشان

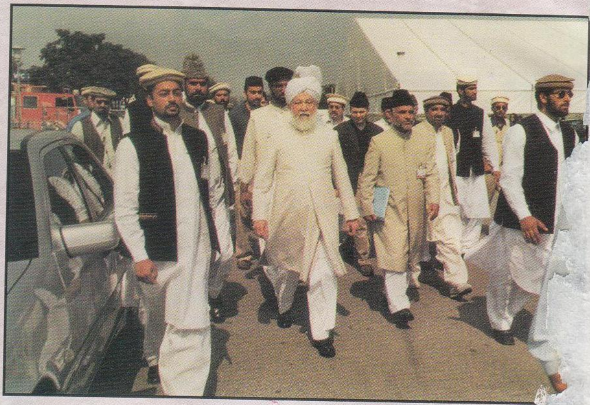


زائن شہر کا نیا نشان



ڈاکٹر ڈوئی اپنی ورکنگ کمیٹی کے ہمراہ

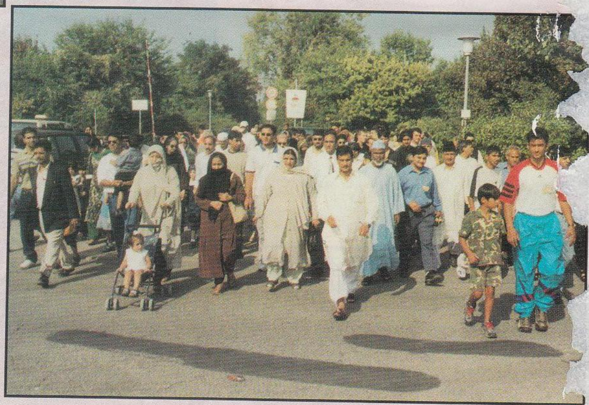
عالمگیر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ (منعقدہ جرمنی) ۲۰۰۱ء کے بعض مناظر



حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لا رہے ہیں



جلسہ گاہ کا بیرونی منظر



جلسہ گاہ میں احباب گروہ در گروہ آ رہے ہیں۔



مشرق بعید سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کرنے والا ایک وفد

احمدی انصار کی تربیت کے لئے
ماہنامہ انصار اللہ
ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

فتح ۱۳۸۰ ہش - دسمبر ۲۰۰۱ء
جلد نمبر ------------------ ۴۲
شمارہ نمبر ------------------ ۱۲

نائبین: پروفیسر محمد اسلم صابر، ریاض محمود باجوہ، جاوید احمد جاوید

اس شمارہ میں

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصار اللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)
ڈیزائن و کمپوزنگ: صداقت احمد محمود

شرح چندہ (پاکستان)
سالانہ: ------------------ ایک سو روپے
قیمت فی پرچہ: ------------------ دس روپے



علیہ السلام)

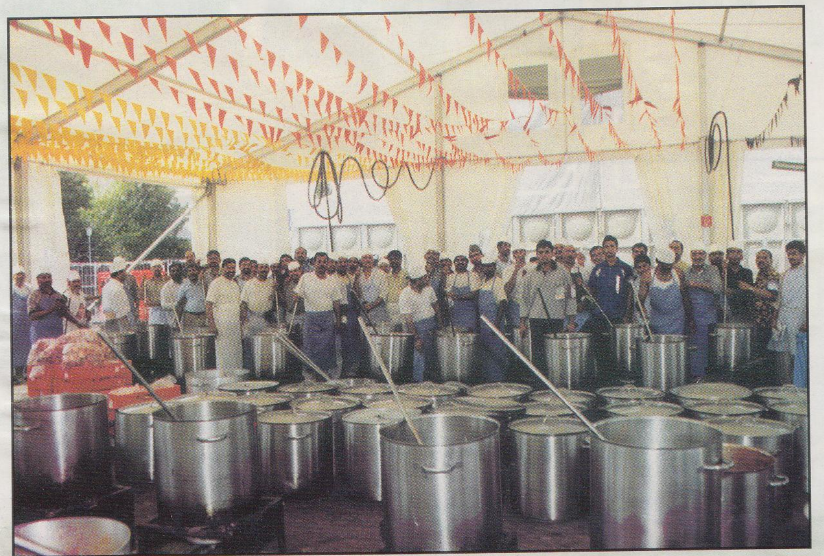




جلسہ سالانہ جرمنی
میں شرکت کرنے والے احباب
(چہل پہل کا ایک منظر)



کار پارکنگ کا ایک منظر



لنگر خانہ میں ڈیوٹی دینے والے احباب

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء پر ایک طائرانہ نظر

- یہ جلسہ اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ تھا۔ تیسرے ہزار سال (ملینئیم) کا پہلا جلسہ تھا۔ اور جرمنی میں پہلا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ تھا۔
- اس جلسہ میں کل حاضری ۵۰ ہزار کے قریب رہی۔ ۶۰ ملکوں کے ۴۶۶ نمائندے شامل ہوئے۔
- اس جلسہ سالانہ میں ۱۰ ہزار مہمان بیرون از جرمنی شامل ہوئے۔ اور افریقہ کے ۳ Kings شامل ہوئے۔
- اس جلسہ میں ۵۰۰۰ سے زائد زیر دعوت افراد شامل ہوئے۔
- اس جلسہ کی تینوں دن کی کارروائی M.T.A. کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر ہوتی رہی۔
- اس جلسہ سالانہ میں ۱۳ زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت میسر تھی۔
- اس جلسہ میں ۵۰۰۰ سے زائد افراد اجتماعی رہائش گاہوں میں ٹھہرے۔ ۷۳۵ پرائیویٹ خیمہ جات نصب کئے گئے۔ نیز ۱۰،۰۰۰ کے قریب کاریں پارک کی گئیں۔
- اس جلسہ میں ۳۵۰ کے قریب خدام نے روزانہ جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں ۱۱ دن مسلسل وقار عمل کیا۔
- اس جلسہ میں ۱۵۰ کے قریب خدام نے روزانہ جلسہ کے Wind up کے سلسلہ میں پانچ دن تک کام کیا۔
- اس جلسہ میں تمام کے تمام چھوٹے بڑے ۹۵ ٹینٹ وقار عمل کے ذریعہ خود نصب کئے گئے۔
- اس جلسہ میں پہلی مرتبہ سٹیج کے پیچھے روایتی بینرز کی جگہ 11X7m کی اسکرین نصب کی گئی تھی، جس پر ساتھ کے ساتھ مقرر کی تصویر کے علاوہ موقع ومحل کے مطابق مختلف نظارے دکھائے جاتے رہے۔
- اس جلسہ میں پہلی مرتبہ صدر مملکت جرمنی کا پیغام موصول ہوا جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔
- اس جلسہ میں جلسہ گاہ میں داخلہ کے لئے پہلی مرتبہ داخلہ کارڈز کی کمپیوٹر کے ذریعہ سکینگ کی گئی۔
- اس جلسہ پر فرینکفرٹ اور ہان ہر دو ائیرپورٹس پر مہمانوں کے لئے استقبالیہ کاؤنٹر قائم تھے جہاں سے انگلش کے علاوہ اردو میں بھی اعلانات کا انتظام تھا۔ ہر دو ائیرپورٹس سے ہمہ وقت ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر تھی۔
- اس جلسہ کے موقع پر عالمی بیعت میں دنیا بھر سے آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار سات سو اکیس (۸،۱۰،۰۶،۷۲۱) نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ عالمگیر میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر ۲۰۰۱ء)

قادیان دارالامان (بھارت) میں جماعت احمدیہ کا ۱۱۰واں جلسہ سالانہ

اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ منعقدہ ۸/۹/۱۰/نومبر ۲۰۰۱ء

۱۹ ممالکِ بیرون اور ہندوستان سے ۴۸ ہزار احباب کی شرکت

(ادارہ)

الحمدللہ- جس جلسہ سالانہ کا آغاز ۱۸۹۲ء میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ہوا وہ آج دنیا کے مختلف بلاد و امصار میں بڑی شان و شوکت سے منعقد کیا جا رہا ہے اور مشرق و مغرب اس کی برکت سے متمتع ہو رہے ہیں- امسال قادیان دارالامان میں عالمگیر جماعت احمدیہ کا ۱۱۰واں اور اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۸-۹-۱۰- نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہوا- ہمارے رپورٹر مکرم محمد لقمان صاحب دہلوی کے مطابق یہ اجتماع بھی بین الاقوامی حیثیت کا حامل تھا جس میں بھارت کے ۲۷ صوبوں اور ۱۹ ممالک بیرون کے ۴۸ ہزار احباب نے شرکت کی سعادت پائی- جب کہ ملک کی نامور شخصیات اور مذہبی راہنما بھی اس خالص للّٰہی اور دینی اجتماع میں شامل ہوئے- عالمی شہرت یافتہ اخبارات، نیوز ایجنسیوں اور میڈیا نے بھی گذشتہ سالوں کی طرح جلسہ کی کوریج دی-

اخبار ''ہند سماچار'' جالندھر کی رپورٹ

معروف روزنامہ ''ہند سماچار'' جالندھر نے ۸-۹-۱۰-۱۳/نومبر ۲۰۰۱ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی رپورٹنگ کی جس کے چند ضروری اقتباس ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں-

- اخبار ''ہند سماچار'' جالندھر کی ۸/نومبر کی اشاعت میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے تفصیلی تعارف کے بعد لکھا-

> ''اس صدی کا پہلا جلسہ سالانہ ۸ سے ۱۰ نومبر تین یوم قادیان میں منعقد کیا جا رہا ہے- ۱۸۹۱ء میں شروع ہونے والے اس جلسہ میں صرف ۷۰ افراد شریک ہوئے تھے جب کہ اس سال بھارت و دنیا کے ۱۷۰ ملکوں سے ...... افراد کے شامل ہونے کی توقع ہے- پنجاب اور بھارت واسیوں کو اس جلسہ میں دعوت دیتے ہوئے بتایا جاتا ہے کہ اس جلسہ میں آنے والے سبھی لوگوں کو دل کا سکون اور من کی شانتی ملنے کا انہیں احساس نصیب ہوگا-

اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

لندن سے براہ راست خطاب فرماتے ہیں جسے پنڈال میں بیٹھے ہزاروں لوگ اور پوری دنیا میں موجود سبھی احمدی اس خطاب کو براہ راست دیکھ اور سن رہے ہوتے ہیں۔ اس کو براہ راست دکھانے کے لئے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل ڈیجیٹل گلوبل نیٹ ورک وکمپیوٹر انٹرنیٹ سے ڈش انٹینا سے رسیور کر کے دکھایا جاتا ہے۔اس موقعہ پر مختلف زبانوں میں یہاں ہورہی تقاریر کا ترجمہ براہ راست کیا جاتا ہے جسے کرسیوں پر بیٹھے لوگ ہیڈ فونز کے ذریعہ سن سکتے ہیں۔ پنڈال کے چاروں جانب شری کرشن جی، شری رام چندر جی، شری گورونانک دیو جی، حضرت عیسیٰ مسیح جی، حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، انسانیت زندہ باد کے نعرے لکھ کر لگائے ہوئے ہوتے ہیں جو کہ سبھی مذاہب کی نمائندگی کرتے ہیں۔

○ ۸رنومبر کی اشاعت ہی میں یہ اخبار دوہری شہ سرخی کے ساتھ افتتاحی اجلاس کی رپورٹ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''افتتاح تلاوت اور لوائے احمدیت لہرانے سے ہوا۔ جلسہ کی کارروائی سید عبدالحئی شاہ صاحب کی زیرصدارت ہوئی اس جلسہ کی پہلی تقریر عثمانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے...... کی۔ آپ نے کہا کہ ہر تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔ رب کے معنی کسی چیز کو پیدا کر کے درجہ بدرجہ کمال کو پہنچانے والا ہے۔ پرورش کرنے والا اللہ نہ صرف جسمانی پرورش کرتا ہے بلکہ روحانی پرورش بھی کرتا ہے۔ روحانی ترقی کے لئے اپنے رسولوں کو بھیجتا ہے..........

دوسری تقریر سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سید کلیم الدین احمد...... دہلی نے کی آپ نے فرمایا کہ سماج میں غلاموں کو آزاد شہری کا درجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ آپ نے لاکھوں انسانوں کو غلامی کی زنجیر سے نجات دلائی۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ۶۳ غلاموں کو خود آزاد کروایا۔ آپ کے اچھے کردار کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک بار نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ آیا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی کے اندر اپنے طریق سے عبادت کرنے کی اجازت دی۔

حضرت مرزا وسیم احمد چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ بھارت نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ...... حضرت مسیح موعود بڑی سادہ اور نیک سیرت کے انسان تھے۔ مولانا غلام نبی نیاز...... سری نگر نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے تعلق میں غیر معمولی ترقیات کا ذکر کیا۔ ......شام کے سیشن کی صدارت جماعت احمدیہ ماریشس کے امیر جناب حنیف جواہر نے کی۔ آج کے جلسہ میں کینیڈا، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، انگلش، جرمنی، پنجابی وغیرہ زبانوں کا ایک ساتھ ترجمہ پیش کیا جارہا تھا جسے عقیدت مند ہیڈفون کے ذریعہ سن رہے تھے۔ غیر ممالک سے سینکڑوں عقیدت مند جن میں پاکستان، ماریشس، امریکہ، انگلستان، جرمنی، سری لنکا، کینیڈا، سنگاپور، ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، نیپال، سعودی عرب، ہالینڈ، ناروے اور بھوٹان کے علاوہ بھارت سے ۳۶ ہزار عقیدت مندوں نے جلسہ میں شرکت کی اور یہ تعداد

آئندہ بڑھتی جائے گی۔''

○ اخبار ''ہندسماچار'' ۹رنومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

''دوسرے دن کے پہلے جلسہ کی صدارت ڈاکٹر عبدالباسط خان امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ نے کی۔ جلسہ کا آغاز کلام پاک کی تلاوت وترجمہ سے ہوا جو احمد حنیف آف ملائشیا نے فرمائی اس کے بعد نظم این شفیق احمد آف کیرالہ نے پڑھی۔ اس وقت سینکڑوں بیرون ممالک کے نمائندگان جن میں بنگلہ دیش، پاکستان، ماریشس، امریکہ، انگلینڈ، جرمنی، سری لنکا، کینیڈا، سنگاپور، ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، نیپال، سعودی عرب، ہالینڈ، ناروے، بھوٹان، برما اور پرتگال شامل ہیں۔ آج بعد دوپہر تک چالیس ہزار کے قریب لوگوں کے پہنچنے کی اطلاعات مل چکی ہیں۔ دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون وصدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تقریر کی۔ مولانا محمد عمر صاحب کیرالہ نے ''عبادات'' کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ مولانا سلطان احمد ظفر پرنسپل عربی کالج نے ''برکات خلافت علیٰ منهاج نبوت'' کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالح بجالانے والوں سے قرآن مجید میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین ان کے لئے پسند کیا ہے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے...... محمود احمد...... کیرالہ نے ''احمدیہ...... جماعت کے عقائد'' پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اس کے علاوہ اس کا زمین اور آسمان میں کوئی شریک نہیں۔ خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ جب کہ ایک بڑا طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ خدا کی بعض صفات اب معطل ہوگئی ہیں......''

○ روزنامہ ''ہندسماچار'' نے اپنی ۱۱رنومبر کی اشاعت میں لکھا:-

''...... جماعت احمدیہ کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کے تیسرے جلسہ کا آغاز صبح دس بجے قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوا۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر شری ظہیر احمد خادم نے کی۔ آپ نے تفصیل سے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئیوں مستقبل میں ہونے والی بہت سی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ آنے والے وقت میں ہونے والی عالمگیر پیشگوئیوں کے متعلق بانی جماعت احمدیہ نے کہا تھا کہ دنیا کی بڑی طاقتیں کمزور ہوں گی اور پوری دنیا میں امن وشانتی کے ساتھ (دین حق) جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھیل جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم امن میں رہو گے یا اپنی کوششوں

سے اپنے آپ کو بچا سکو گے بالکل نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا - اے یورپ تو بھی امن میں نہیں - اے ایشیا تو بھی امن میں نہیں ہے - اے ٹاپوؤں کے رہنے والو کوئی بناوٹی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا...... میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ خدا ایک وقت تک خاموش رہا - اس کی آنکھوں کے سامنے وہ کام کیئے گئے وہ چپ رہا - لیکن اب غضب کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا...... اس دن عرش سے کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی - چنانچہ سخت قحط کے نشانات ظاہر ہوں گے -

○ اخبار ''ہند سماچار'' نے اپنی ۱۳رنومبر کی اشاعت میں لکھا:

''جماعت احمدیہ بھارت میں اب تک آٹھ کروڑ لوگ احمدی...... ہو چکے ہیں - جماعت احمدیہ میں کروڑوں کی تعداد میں احمدی ہونے کے باعث پنجاب سرکار اس کے عالمی ہیڈ کوارٹر قادیان کے تعمیراتی کاموں کو پہلے سے زیادہ احسن رنگ میں کروائے گی - یہ بات محکمہ تعلقات عامہ کے وزیر سردار نتھا سنگھ دالم نے قادیان میں ایک اجتماع کے موقع پر کہی - انہوں نے کہا کہ قادیان...... ایک مقدس مقام ہے - پنجاب کے چیف منسٹر سردار پرکاش سنگھ بادل کی حکومت نے جو کام اپنے ساڑھے چار سالہ حکومت میں کروائے ہیں وہ کام اس سے پہلے کسی بھی سرکار نے نہیں کروائے - قادیان میں پچھلے پچاس سالوں میں ایک بھی تعمیراتی کام کسی بھی سرکار نے نہیں کروایا - جب کہ یہاں کے ہی دو دو وزیر بیک وقت کانگرس حکومت میں رہ چکے ہیں - سردار دالم نے کہا کہ ان کی حکومت نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پیش نظر شہر قادیان کے وسیع کام کروائے - سڑکوں کو فوراً پختہ بنوا دیا گیا - پنجاب سرکار ۲۰۰۲ء میں ہونے والے احمدیہ جلسہ سالانہ پر اس سے زیادہ تعمیراتی و ترقیاتی کام کرائے گی -''

ماھنامہ انصار اللہ

ماہنامہ ''انصاراللہ'' سے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم - اے...... کی رائے :-

''یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں - پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں - اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تا کہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے''

(بحوالہ انصاراللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

(مرسلہ: مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

وقفِ جدید ایک الٰہی تحریک ہے

از: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت مصلح موعود...... اشاعتِ دین کے لئے اپنے دورِ خلافت میں ہمہ تن مصروف رہے آپ نے ۹ جولائی ۱۹۵۷ء کو عید الاضحیٰ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کے سامنے بغیر نام لئے ایک عظیم الشان اور دور رس نتائج کی حامل تحریک کا اعلان فرمایا۔ جس طرح صوفیاء نے ہندوستان کے غیر آباد اور ویران علاقوں کو روحانی طور پر آباد کیا اور صوفیاء ایک مقام پر ڈیرے لگا کر بیٹھ گئے اور ارد گرد کے لوگوں کو اپنی روحانی کشش سے اپنے گرد اکٹھا کر لیا اس طرح کے نظام کا خاکہ آپ نے بیان فرمایا۔

''آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں...... نورِ ایمان پھیلائیں اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ ایک سکیم میرے ذہن میں آرہی ہے اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (دین) کا ایک بڑا موقعہ ہمارے زمانہ میں ہے۔''

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۵۸ء)

وقف جدید کے قیام کی غرض: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی۔ پہلی غرض تو یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا کہ ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے۔ اس لئے خصوصاً نئی نسل میں تربیت کی کمزوری کے آغاز کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد نوجوان کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کے مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہو گئے چنانچہ حضرت فضل عمر نے شدت سے یہ محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصۃً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضور نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اولین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا اور ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں دعوت الی اللہ کی خاص طور پر تاکید کی گئی تھی۔''

(خطبہ جمعہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

وقفِ جدید کی اہمیت: حضرت مصلح موعود...... نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات احباب جماعت کے سامنے بیان فرمائیں اور جلسہ سالانہ کے فوراً بعد آپ نے احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام دیا۔ جس میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا...... اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔'' (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید کے تحت تعلیم و تربیت کی اغراض کے لئے جن افراد کو منتخب کر کے اور تیار کر کے میدان عمل میں بھجوانا مقصود تھا ان کے بارے میں حضرت مصلح موعود...... نے فرمایا

''گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں مگر بہرحال ابتدا دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے'' (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۵۸ء)

احمدی نوجوانوں نے اپنے امام حضرت مصلح موعود...... کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور جیسا کہ حضور نے ابتداء دس معلمین وقف جدید کے آغاز کا اعلان فرمایا تھا۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فروری ۱۹۵۸ء میں ۱۰ معلمین وقف جدید میدان عمل میں پہنچ چکے تھے۔ اور بڑھتے بڑھتے دسمبر ۱۹۵۸ء تک یہ تعداد ۷۰ معلمین تک پہنچ چکی تھی۔ معلمین کی تعداد کے بارے میں حضور فرماتے ہیں

''وقفِ جدید کو قائم ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے وقفِ جدید میں شامل ہونے والوں کی درخواستیں برابر چلی آ رہی ہیں مگر ابھی یہ تعداد بہت کم ہے۔ وقفِ جدید میں شامل ہونے والے لوگ کم از کم ایک ہزار ہونے چاہئیں۔ اگر دس ہزار ہو تو اور بھی بہت اچھا ہے اگر ہماری جماعت کے زمیندار اپنی آمدنیں بڑھائیں تو وقفِ جدید کے چندے بھی بڑھ جائیں گے اور مزید آدمی رکھ سکیں گے۔'' (الفضل ۳ اپریل ۱۹۵۹ء)

حضور نے ایک خطبہ میں یہ تعداد ۲۴ ہزار بیان فرمائی ہے اور پھر فرمایا دو لاکھ معلم رکھا جا سکتا ہے۔

معلمین کی کلاس: معلمین کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس شوریٰ منعقدہ ۵ مارچ ۲۰۰۱ء کے ایجنڈا میں یہ تجویز تھی کہ:

دیہاتی جماعتوں کی تربیت کے لئے معلمین کا اضافہ ایک دیرینہ اور ناگزیر ضرورت ہے۔ حالات کا تقاضہ ہے کہ پاکستان کی دیہاتی جماعتوں میں معلمین کی تعداد بڑھائی جائے اور اس طرف بھرپور توجہ دے کر فوری اقدامات کئے جائیں۔

معلمین کے لئے شرائط: معلمین کلاس کے لئے ایسے نوجوان جو کم از کم میٹرک میں ''سی'' گریڈ ہوں اور خدمتِ دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقفِ جدید زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ ۱۳ دسمبر تک دفتر وقف جدید پہنچانے کا انتظام کریں انٹرویو ۲۲-۲۳ دسمبر ۲۰۰۱ء کو ہوگا

کوائف: نام، ولدیت، سکونت، تعلیم، جماعتی خدمت، قرآن مجید ناظرہ، تاریخ بیعت۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم ۲۰۰۱ء -- قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

از: مکرم قائد صاحب تعلیم

امتحان سہ ماہی دوم ۲۰۰۱ء میں پاکستان کی ۳۳۰ مجالس کے ۴۱۲۲- انصار نے شرکت کی- نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام درج ذیل ہیں-

اول: مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب نارتھ کراچی- دوم: مکرم عبدالمنان محمود صاحب نارتھ کراچی-
سوم: مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب دارالذکر فیصل آباد- سوم: مکرم عبدالباری صاحب اسلام آباد غربی

درج ذیل انصار خصوصی گریڈ اے میں اس امتحان میں کامیاب ہوئے-

کراچی: مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب سٹیل ٹاؤن، مکرم حمید الدین احمد صاحب ماڈل کالونی، مکرم منصور احمد صاحب لکھنوی گلشن اقبال، مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب ومکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ڈرگ کالونی-

لاہور: مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب ڈیفنس، مکرم محمد سعید اشرف صاحب مغلپورہ، مکرم محمود احمد چغتائی صاحب دارالسلام، مکرم عثمان احمد چوہدری صاحب نشاط کالونی چھاؤنی، مکرم منیر الدین سیال صاحب مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب مکرم شیخ مامون احمد صاحب مکرم شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن، مکرم محمد رمضان صاحب مصری شاہ، مکرم محمد سلیم اختر صاحب مکرم مبارک احمد صاحب مکرم شیخ نعیم احمد صاحب سلطان پورہ، مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب بیت التوحید، مکرم خالد محمود بھٹی صاحب ٹاؤن شپ، مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں ساہی صاحب مکرم سعید احمد بٹ صاحب مکرم الیاس احمد صاحب جوہر ٹاؤن-

ربوہ: مکرم سید بشیر احمد صاحب مکرم مبارک احمد خاں صاحب دارالنصر شرقی، مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ناصر آباد شرقی، مکرم عبدالماجد صاحب صدیقی گولبازار، مکرم نور احمد عابد صاحب مکرم رشید الدین صاحب دارالصدر شمالی، مکرم عبدالسلام ظافر صاحب ناصر آباد غربی، مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی حلقہ قمر، مکرم عبدالباسط خاں صاحب دارالرحمت شرقی الف، مکرم شمس الدین سیال صاحب دارالرحمت وسطی، مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی، مکرم جاوید احمد جاوید صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت، مکرم مرزا غلام رسول صاحب دارالبرکات، مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب دارالعلوم غربی ب، مکرم محمد اسلم صابر صاحب دارالفضل غربی ب،

کھاریاں: مکرم محمد یعقوب امجد صاحب- **فیصل آباد:** مکرم محمد اسلم شاکر صاحب، مکرم سید محمد یحییٰ صاحب، مکرم محمد

باقی صفحہ ۴۰ پر

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقع پر اہم شخصیات کے تہنیتی مراسلات

صدرِ مملکت جرمنی اور صدر مرکزی پارلیمنٹ کے پیغامات

مختلف ممالک کے صدران وزراء اور دیگر شخصیات کے خیر سگالی کے پیغامات

○ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت عزت مآب یوہانس راؤ نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

''محترم واگس ہاؤزر صاحب۔

آپ کے خط مورخہ ۱۷ رجولائی کا بہت شکریہ۔ آپ کی طرف سے من ہائم میں اس ماہ کے آخر پر منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ کی دعوت پر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس میں شامل ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ جرمنی بسنے والی مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں محبت اور امن سے رہیں۔ ہر شخص جو کہ اس سمت میں کوشاں ہے اس کا ہمارے ملک میں امن قائم رکھنے میں ایک بڑا حصہ ہے۔ ایسے تمام شرکاء کو میری نیک خواہشات اور سلام عرض کردیں۔ نیک تمناؤں کے ساتھ۔ آپ کا یوہانس راؤ''

○ وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مرکزی پارلیمنٹ کے صدر جناب Wolfgang Thierse کا پیغام:

''۱۷۰ سے زائد ممالک میں جماعتوں اور اس وقت ۷۵ ملین ممبران پر مشتمل احمدیہ...... جماعت ایک انتہائی اہم بین الاقوامی اصلاحی جماعت ہے۔ جرمنی جماعت ۱۹۴۷ء سے قائم ہے۔ اور آج ہمارے درمیان اس کے چالیس ہزار سے زائد ممبران رہ رہے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے لئے یہ ایک انتہائی اعزاز اور خوشی کی بات ہے کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء پہلی بار ہمارے ملک میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام بیرون از جرمنی سے آئے ہوئے مہمانوں کو دلی خوش آمدید!

تین روزہ یہ جلسہ ماڈرن...... وسیع تصویر پیش کرتا ہے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔ اس دن بدن اکٹھی اور قریب ہوتی ہوئی دنیا میں اس چیز کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ دنیا کے مختلف بے امن علاقوں میں تنازعات بالآخر ہمیں یہ جاننے پر مجبور کرتے ہیں کہ کس طرح اجنبیت یا مذاہب کی دشمنی، غصے، نفرت اور جھگڑوں کے ایک سلسلہ کو چلاسکتی ہے۔ خصوصی طور پر اس وقت اسرائیلوں اور فلسطینیوں کا تنازعہ انتہائی تکلیف دہ نظر آرہا ہے۔ تصادم اور انتقام کی تمام آوازوں کے مقابلہ کے لئے یقیناً دوبارہ بات چیت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ امن کے لئے کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔

افسوس ہے کہ یورپ میں اسلام کی تصویر پر انتہا پسند مسلمانوں کے جھگڑوں کی رپورٹیں اور تصاویر اثر (بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

اداریہ

نزولِ رحمت کے مبارک ایّام

جن مبارک ایام کی آمد آمد تھی اس کا دو تہائی گزر چکا ہے۔ اور اب ہم ان مبارک ایام کے آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث کا مختصر سا یہ حصہ نہایت اہم ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ" (بیہقی)

یعنی یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کا پہلا حصہ رحمت ایزدی ہے اور درمیانی حصہ مغفرت اور بخشش کا موجب ہے۔ اور اس کا آخری حصہ آگ سے مکمل طور پر آزادی کا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی ہے کہ اس نے اپنے بندے کو اپنی رضا اور قرب عطا کرنے کے لئے یہ سراپا رحمت مہینہ دیا اس کی برکتوں کی عطا کسی کے اعمال سے نہیں سراسر اس کا فضل واحسان ہے کہ اس نے اپنے بندے کو قرب پانے کا میدان نصیب کیا پھر اس بے پایاں رحمت کا ہی نتیجہ ہے کہ محض رضا جوئی کے لئے درمیانی حصہ مغفرت اور بخشش کا موجب بنا دیا اور ان مبارک دنوں کے آخر میں دنیوی علائق سے بچا کر اپنی خوشنودی عطا کی۔ یہی وہ ایام ہیں جن میں رضائے باری تعالیٰ کے شناور اعتکاف میں چلے جاتے ہیں وہ دنیا سے الگ تھلگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوید کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور محض اس کے فضل سے لیلۃ القدر کے لحات سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ قیمتی لحات پاکر ہماری انفرادی اور قومی زندگی میں عظیم انقلاب پیدا ہو۔ آمین

وقفِ جدید کے سال کا اختتام اور انصار اللہ

سیدنا حضرت مصلح موعود...... نے ۱۹۵۷ء میں تحریک وقفِ جدید دیہات میں دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کی غرض سے جاری فرمائی تھی۔ اس کے دو پہلو خاص اہمیت رکھتے ہیں ہیں۔ (۱) اس کے مالی نظام کو مضبوط بنانا (۲) واقفینِ زندگی کے ذریعہ رشد و ہدایت کے ذرائع مہیا کرنا۔ حضرت مصلح موعود...... نے اس تحریک کو آسمانی تحریک قرار دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے۔''

پھر وقفِ جدید میں واقفینِ زندگی کے لئے بھی مطالبہ کیا گیا اور ان کی تعداد کو ہزاروں تک پہنچانے کا تقاضا کیا گیا ان ہر دو پہلوؤں کو انتہائے کمال تک پہنچانے کے لئے انصار اللہ کے عہدے داران اور اراکین کا فرض ہے کہ وہ سال کے

ے ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی

۲۱ویں صدی کا پہلا عالمگیر جلسہ سالانہ جرمنی ---تاثرات

از: مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب قائد وقفِ جدید (نمائندہ انصار اللہ پاکستان)

۹/اگست ۲۰۰۱ء صبح نو بجے روانہ ہو کر ہم چھ بجے شام جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں پہنچے۔ امیگریشن کاؤنٹر پر ہمارے ایک ساتھی سے جرمن آفیسر کہہ رہا تھا کہ دو ماہ کے قیام کے ویزا کے لئے کم از پانچ ہزار مارک (جرمن سکہ) دکھاؤ تو انٹری سٹمپ لگے گی۔ لیکن یہاں تو مارک کیا دکھانے ہیں جرمن زبان کی وجہ سے پلے ہی کچھ نہ پڑ رہا تھا۔ پہلا تجربہ تو یہ ہوا کہ جرمنی میں مارک کے ساتھ جرمن زبان کا سکہ ہی چلے گا۔ ورنہ ہر آن نقصان کا احتمال ہوگا۔ بھلا ہو۔ ایک اولڈ سٹوڈنٹ ٹی آئی کالج کا کہ عین موقع پر پہنچ کر ہمارا ترجمان بنا۔ امیگریشن افسر کو جرمن زبان میں سمجھایا کہ یہ پاکستان سے آنے والے لوگ جماعتِ احمدیہ جرمنی کے مہمان ہیں اور ان کے قیام جرمنی کے تمام اخراجات یہاں کی احمدیہ جماعت برداشت کرے گی۔ خدا کا شکر کہ بات افسر کو سمجھ آ گئی اور پندرہ بیس منٹ میں سب دوستوں کو انٹری مل گئی۔ سامان لے کر باہر کی جانب بڑھے تو جلسہ سالانہ کے کارکنوں نے خوش آمدید کہا اور نہایت خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ ایک عجیب روحانی مسرتِ اخوت اور اپنائیت ہم سب کو اپنی گرفت میں لے چکی تھی۔ استقبالیہ کے یہ فرض شناس رضا کار کارکن ہمارا سامان ٹرالیوں میں رکھ کر نامعلوم کہاں سے کہاں لے گئے۔ اسی مرحلہ پر جلسہ سالانہ سے متعلق راہنما اصول/ ہدایات/ گائڈ لائنز/ معلومات/ رجسٹریشن نمبر اور اجازت نامہ پر مشتمل مکمل کِٹ ایک لفافہ میں بند تمام مہمانوں کو یہیں ایئر پورٹ پر ہی نام بنام مہیا کر دی گئی۔ موٹر وے پر ایک گھنٹہ کی مسافت طے کر کے اپنی قیام گاہ ''بیت القیوم'' پہنچ گئے۔ اس طرح ربوہ سے فرینکفرٹ کا یہ سفر مختصر وقت میں تکمیل پذیر ہوا۔

جلسہ کی آمد آمد: جلسہ گاہ فرینکفرٹ سے ۸۵ کلومیٹر دور من ہائیم کی مئی مارکیٹ میں بنایا گیا بلکہ ایک نیا شہر آباد کر دیا گیا۔ اس شہر میں ۲۴ تا ۲۶ اگست تین دن دنیا کے ہر کونہ سے آنے والے مہمان کھچے چلے آئیں گے۔ شان و شوکت والے افریقہ کے بعض علاقوں کے Kings اور دوسری V.I.P. شخصیات بھی آئیں گی۔ جلسہ کی انتظامیہ نے علاقہ کے ہوٹلوں میں ریزرویشن کروائی ہوئی تھی، مردانہ و زنانہ قیام گاہوں کے لئے بڑی بڑی مارکیز کھڑی کی گئیں۔ کاروں پر آنے والی Families جو اپنے ساتھ رہائشی ٹینٹ وغیرہ لا رہے تھے ان کے لئے الگ تقریباً ایک ہزار کاروں/ ٹینٹوں کی قیامگاہ بنائی گئی جہاں پانی اور ٹائلٹ کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ اجتماعی طعام گاہیں اور مطبخ تیار کئے گئے جن کو رضا کار کارکنوں نے بڑی مہارت اور دن رات کی محنت و مشقت سے تیار کیا تا کہ مختلف قوموں کے مزاج اور مذاق کے مطابق کھانے مہیا کئے جا

سکیں۔ خدا کے فضل سے جلسہ کے تمام پروگرام اسی ترتیب اور تنظیم سے تکمیل پذیر ہوتے رہے اور ان کو سرانجام دینے والوں کی بھاری اکثریت وہی رضا کار کارکن تھے جو ربوہ کے جلسہ سالانہ کا تجربہ بھی رکھتے تھے۔ ایسا نظارہ اور نقشہ کب کسی نے کبھی دیکھا ہوگا۔ یورپ کے انتہائی تیز رفتار معاشرہ میں خدا کی رضا کی خاطر اجتماع کی تیاریاں حیران کن تھیں۔ اکیسویں صدی کے اس پہلے عالمگیر جلسہ سالانہ میں پچاس ہزار افراد کے قیام و طعام کا انتظام ایک حیران کن واقعہ تھا۔

''بیت القیوم'' میں: بیت القیوم کے ناظم مکرم عبدالکبیر صاحب نے یہ خوشخبری دی کہ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن سے فرینکفرٹ پہنچ گئے ہیں اور تبشیر کے مہمانوں کو نمازوں کے اوقات میں ''بیت السبوح'' لانے اور لے جانے کے لئے شعبہ ٹرانسپورٹ نے خصوصی انتظام کیا ہے۔ ۱۹ راگست کی مغرب اور عشاء کی نمازیں، جرمنی کے مشن ہاؤس بیت السبوح میں پیارے آقا کی اقتداء میں ادا کرنے کی توفیق ملی جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے سترہ سال کے بعد نصیب ہوئی۔ الحمد للہ جلسہ کے دنوں کے علاوہ جتنے دن بیت السبوح میں قیام پذیر رہے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہی اور اس کا سارا کریڈٹ انتظامیہ 'بیت القیوم' خاص طور پر مکرم عبدالکبیر صاحب اور انچارج ٹرانسپورٹ مکرم بشارت احمد صاحب اور رضا کار ڈرائیور مکرم محمد رفیع صاحب، مکرم رفیع احمد صاحب مکرم افتخار صاحب مکرم محمد ارشد صاحب مکرم سیف اللہ صاحب کو جاتا ہے اور کچن انچارج مکرم مبارک احمد جمیل صاحب اور انکے ساتھی مکرم منیر خان صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب، مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب، اور دیگر کارکنوں نے بھی بڑی فرض شناسی سے خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے کہ ان کے تعاون سے ہمیں بڑی سہولت ملی۔

لنگر خانہ کے انتظامات: جلسہ گاہ کے لنگر خانہ میں ایک الگ سی دنیا آباد ہے۔ سینکڑوں سفید، چمکدار دیگیں قطار اندر قطار کھانوں کی تیاری میں استعمال کی جارہی ہیں۔ کھانا ذائقہ دار ہو۔ نمک مرچ میں افراط تفریط نہ ہو۔ بروقت تیار ہو کر تقسیم ہو تو کیا کہنے۔ ایک وقت کی پکوائی کے ساتھ ساتھ اگلے وقت کے کھانے کی تیاری کا عمل بھی جاری رہتا تھا۔ رضا کاروں کے لئے پکوائی کے دوران ذرا بھی اونگھ تک نہ تھی۔

بیت القیوم میں ربوہ کے جلسہ کی یادیں تازہ ہوگئیں جب اچانک شعبہ سمعی و بصری کے انچارج مکرم منیر فرخ صاحب اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی جن کے سپرد جلسہ کی تمام کاروائی مختلف زبانوں میں سامعین تک پہنچانے کی اہم ذمہ داری ہے۔ فرخ صاحب پہلے ربوہ میں اور گذشتہ ۱۷ سال سے انگلستان میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اب جلسہ سالانہ جرمنی میں خدمات سرانجام دینے کے لئے گذشتہ ایک ماہ سے لندن/فرینکفرٹ آمد و رفت قائم رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جلسہ جرمنی میں تیرہ زبانوں کے ترجمہ کا انتظام کیا جارہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آڈیو/ وڈیوز کا سارا سامان انگلستان والا ہی جرمنی جلسہ کے لئے لاکر استعمال کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے جرمنی لانے پر کوئی درآمد برآمد ڈیوٹی ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ کیونکہ چند دن کے استعمال کے بعد سارا سامان واپس لندن لے جانے کی ضمانت دی گئی ہے۔ اسی

طرح براہ راست کوریج کے لئے ایم ٹی اے کا لندن یونٹ بھی من ہائیم پہنچ کر جلسہ کی تیاری کے مناظر سے آپ کو گھر بیٹھے لطف اندوز کر رہا تھا۔ یقیناً دنیا کے کروڑوں احمدی ان دونوں شعبوں کے کارکنوں کے ممنون ہیں۔ جلسہ کے تینوں دن شدید گرمی پڑی کہ پاکستان یاد آ گیا تو تبشیر کے ویٹنگ ہال میں دور ونزدیک مختلف ملکوں قوموں سے تعلق رکھنے والے تمام احباب جمع ہو گئے ہیں۔ عام لوگ بھی ہیں اور بادشاہ بھی دنیا کے تمام براعظموں کی اس وقت تبشیر ویٹنگ روم میں بھرپور نمائندگی ہو رہی ہے۔ امتِ واحدہ کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ اس موقع پر ہمیں بادشاہوں سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ اور ہماری زندگی کے وہ لمحات سب سے زیادہ بابرکت اور قیمتی محسوس ہوئے جب ان بادشاہوں کے واجب الاطاعت امام قدرتِ ثانیہ کے مظہر سے شرفِ ملاقات مصافحہ و معانقہ اور حضور کے ساتھ ازراہ شفقت تصویر بنوانے کا اعزاز ملا۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کی روداد: جلسہ سالانہ جرمنی آیا اور پلک جھپکتے ہی گذر گیا۔ حضور انور کے خطاب کتنے روح پرور تھے کیا معارف تھے جو زبان مبارک سے گوہر افشاں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ کلام قلب و روح کو نئی زندگی دے گیا۔ ملاقاتوں میں پیارے آقا کی بے پایاں شفقتوں نے زندگی کو ایک نیا رنگ عطا کیا۔ اور ایمانوں کے لئے تازگی کا موجب بنا۔

جلسہ کی تفصیلی رپورٹیں روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں اس سے بہتر کیا تاثرات ہوں گے۔ حقیقت میں ایک عالمگیر اخوت کا مظہر علم و عرفان سے مزین تقاریر عبادات اور دعاؤں سے معمور یہ روحانی اجتماع تھا۔

مجلس انصار اللہ جرمنی کی دعوتِ استقبالیہ: ۳۱۔ اگست کو بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ جرمنی نے تبشیر کے تمام مہمانوں کے اعزاز میں ''بیت القوم'' کے ہال میں ایک پُر تکلف استقبالیہ ترتیب دیا۔ صدرِ مجلس انصار اللہ جرمنی مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اور جلسہ جرمنی میں ساٹھ سے زائد ممالک کی نمائندگی اور پچاس ہزار کے قریب حاضری کو ایک حیرت انگیز واقعہ قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے جلسہ سالانہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ میں منعقد کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

تبشیر کے نمائندوں کی طرف سے پاکستانی وفد کے امیر کی حیثیت سے راقم الحروف نے جوابی خطاب میں جماعت احمدیہ جرمنی اور مجلس انصار اللہ جرمنی کو مبارکباد دی کہ اس وسیع پیمانہ پر جلسہ کے انتظامات کو ہر لحاظ سے مثالی بنایا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا تاریخ ساز واقعہ ہے جو کہ گذر گیا لیکن آنے والی صدیوں پر اپنا مثبت اثر ڈالتا رہے گا۔ اس موقعہ پر اس تڑپ کا بھی اظہار کیا گیا کہ خدا کرے کہ پاکستان میں بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو اور دوست ربوہ کی سرزمین پر اکٹھے ہوں۔

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے استقبالیہ کی کارروائی کو انگریزی اور جرمن زبان میں ترجمہ کر کے پیش کیا۔ آخر میں گروپ فوٹو ز ہوئے۔ دعا کے ساتھ یہ یادگار نشست اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۳۱۔ اگست کی رات سات بجے سے دس بجے تک تعلیم الاسلام کالج کے طلبائے قدیم کا نشست اکٹھ ایک ہوٹل

کے ہال میں مکرم عرفان احمد دہلوی صاحب کی سرپرستی میں ہوا۔ جس میں جرمنی کے مقامی احمدی شعراء کے علاوہ جلسہ سالانہ پرتشریف لائے ہوئے بیرون از جرمنی شعراء نے اپنا اپنا کلام سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ خاکسار نے اس اجلاس کی صدارت کی اور کالج کے زمانوں کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی پرنسپل شپ کے زمانہ کے واقعات، خدمت اور نئی نسل میں قومی جذبہ پیدا کرنے والے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس علمی مجلس میں آدم چغتائی صاحب، محمد شریف خالد صاحب اور دوسرے شعراء کے علاوہ شیخ منصور احمد صاحب عرفان احمد خان صاحب سلیم گیلانی صاحب اور شکیل احمد صاحب نے شرکت کر کے اس تقریب کا میاب بنانے میں حصہ لیا۔ تقریب کے شرکاء کے اعزاز میں ملک اکرام صاحب نے کھانا پیش کیا۔ آخر میں عرفان احمد خان صاحب نے سب شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

پیرس میں: یکم ستمبر سے جماعت احمدیہ جرمنی نے قادیان اور ربوہ کے دوستوں کے لئے پیرس اور بیلجیم کی سیر کا پروگرام بنایا۔ پیرس میں رات ۹ بجے مشن ہاؤس پہنچے تو امیر صاحب فرانس نے عشاء کی نماز کے بعد اجلاس عام منعقد کر کے وفد کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ روز افریقہ کے بعض علاقوں کے Kings بھی ہمارے مہمان تھے اور ہم نے انہیں مسیح محمدی کے غلاموں کی سی اطاعت سے مزیّن پایا۔ آپ نے بتایا کہ فرانس کی جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس کے ممبر تیس سے زائد قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پہلے اکا دکا بیعت ہوتی تھی اب خدا کے فضل سے ایک مبصر کے الفاظ میں بیعتوں کا ''جھکڑ'' چل پڑا ہے۔ الحمد اللہ۔ پیرس میں آئیفل ٹاور دیکھا۔ اور دیکھا ہی نہیں بلکہ خاکسار اور مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب (امیر ضلع ملتان) نے ٹاور پر اوپر جا کر پیرس کے شہر کا بھی نظارہ کیا اور ظہر وعصر کی نمازیں بھی ٹاور پر ہی پڑھنے کی توفیق پائی اور خدا کے حضور وہ ساری دعائیں کیں جو کہ جلسہ سالانہ کی اختتامی دعا کے موقعہ پر کی گئی تھیں۔ پیرس میوزیم کا کچھ حصہ بھی دیکھا اور فرانس کی قومی اسمبلی کی عمارت کا باہر سے جائزہ لیا۔

بیلجیم کو روانگی: ۴ ستمبر کو پیرس سے روانہ ہو کر بیلجیم کے شہر برسلز پہنچے تو موسلا دھار بارش نے استقبال کیا۔ گاڑی ایک جگہ کھڑی کر کے مشن ہاؤس فون کیا کہ ہمیں فلاں جگہ سے آ کر لے جائیں۔ شام کو ''منی یورپ'' کے علاقہ کی سیر کی۔ اگلے روز ۵ ستمبر کو ''واٹرلو'' کا مقام دیکھا جہاں ایک مصنوعی پہاڑی بنا کر اس کی چوٹی پر شیر دکھایا گیا ہے۔ یہ یادگار بیلجیم کے اس شہزادہ کی یاد میں بنائی گئی ہے جو کہ ۱۸۱۵ء کی فرانس اور برطانیہ کی جنگ میں مارا گیا تھا۔ جس میں جنگ کے مختلف مناظر کو بڑی مہارت سے پیش کیا گیا ہے۔ اور دیکھنے والے یوں محسوس کرتے ہیں کہ یہ سارا واقعہ اور جنگ حقیقت میں اس کے سامنے ہو رہی ہے۔ واٹرلو کا مقام برسلز سے کوئی چالیس پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

واپسی کا سفر: بیلجیم سے فراغت ہوئی تو فرینکفرٹ واپسی کا سفر شروع کیا۔ راستہ میں کولون کا شہر آتا ہے چنانچہ کولون مشن ہاؤس پہنچے۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ دس بجے رات کولون سے موٹر وے کے ذریعہ فرینکفرٹ روانہ ہوئے۔ بارہ بجے شب بیت السبوح پہنچے۔ الحمد اللہ سفر بخیر وخوبی گذرا۔ (باقی آئندہ)

احمدیہ بیت الذکر سیّدوالہ (ضلع شیخوپورہ) پر حملے کا دردناک سانحہ

شرپسندوں نے قیمتی اشیاء لوٹ کر بیت الذکر گرادی اور پھر اسے نذر آتش کر دیا

انتظامیہ کا اقدام: پولیس نے ۲۸ احمدیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ حملہ آوروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

(رپورتاژ)

۲۶ راگست ۲۰۰۱ء جب کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سننے کے لئے احباب جماعت، لجنہ اماء اللہ احمدیہ بیت الذکر میں جمع تھے کہ ڈیوٹی پر موجود خادم نے آ کر بتایا کہ باہر پولیس کھڑی ہے اور کسی ذمہ دار آدمی کو بلا رہی ہے۔ صدر جماعت احمدیہ نے ایک دوست کو باہر بھجوایا۔ باہر پولیس کا ایک اے ایس آئی چار پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس اجازت نامہ ہے؟ انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جرمنی میں ہو رہا ہے اور ہم بذریعہ سیٹلائٹ T.V. پر اپنے امام کا خطاب سن رہے ہیں۔ ہم کوئی جلسہ نہیں کر رہے نہ سٹیج ہے اور نہ کوئی مقرر۔ اس پر اے ایس آئی نے کہا کہ T.V. بند کر دیں۔ اور تھانہ چلیں اور ایس ایچ او صاحب سے بات کریں۔ پولیس انتظامیہ کے کہنے پر بیت الذکر خالی کر دی گئی۔ مستورات کو مکرم بشارت احمد صاحب کے گھر اور مردوں کو مکرم منور احمد صاحب کے گھر منتقل کر دیا گیا پروگرام دکھانے کا انتظام کر دیا گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد قصبہ کے مولویوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف اعلانات شروع ہو گئے اور آناً فاناً ڈیڑھ دو ہزار افراد پر مشتمل ایک ہجوم نے بیت الذکر پر حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں نے بیت الذکر کے مینار گرا دیئے۔ اور وہاں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں کی بے حرمتی کی۔ چھت پر سے پنکھے اتار کر لے گئے، چھت گرا دی گئی اور صفوں کو آگ لگا دی۔ پولیس اس دوران تماشا دیکھتی رہی۔ اس کے بعد ہجوم نے ان گھروں کا گھیراؤ کیا جہاں احمدی مرد و زن اور بچے جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ کہ پولیس کی مزید نفری، ایس ایس پی اور ڈی ایس پی سمیت وہاں پہنچ گئی۔ انہوں نے مولویوں کی مدد سے کئی احمدی گھروں کی تلاشی لی اور اٹھائیس احمدی مردوں کو گرفتار کر کے تھانہ لے گئی اور حوالات میں بند کر دیا۔ پولیس نے گرفتاری کا یہ جواز پیش کیا کہ احمدیوں کو ان کی جانوں کے خطرہ کے باعث گرفتار کیا گیا ہے۔

شرپسند اور ان کے ساتھی ۲۷ راگست کی صبح بھی بیت الذکر کی عمارت کو نقصان پہنچاتے رہے اور وہاں موجود بچی کچھی اشیاء بھی لوٹ لیں۔ پولیس نے کسی کو نہیں روکا۔ اور نہ ان کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کی گئی۔

مورخہ ۲۸ راگست کی شام کو پولیس نے زیر حراست اٹھائیس احمدیوں کو چھوڑ دیا۔ جب کہ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے مخالفین میں سے کسی کو بیت الذکر گرانے اور احمدی گھروں پر حملہ آور ہونے کی بنا پر گرفتار نہیں کیا۔ پولیس ملبہ کے ڈھیر اور بیت الذکر پر پہرہ دے رہی تھی۔ ۲۸ احمدی تو حوالات میں بند تھے جب کہ دو گھروں میں دو صد افراد بچے مستورات اور اکّا دکّا مرد محصور تھے انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ مزید جو اپنے گھر سے باہر نہ نکل سکتے تھے ان کی تعداد تقریباً ۱۰۰ تھی۔

مجالس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان کا سالانہ تربیتی پروگرام

منعقدہ مورخہ ۳۰-۳۱/اگست ۲۰۰۱ء

رپورٹ: مکرم عبدالقدیر طاہر صاحب ناظم انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجالس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان کو اپنے روایتی انداز میں ڈیرہ غازی خان میں مورخہ ۳۰-۳۱/اگست کو دو روزہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی- اس اجتماعی تربیتی پروگرام کے لئے ضلع کی تمام مجالس کا دورہ کیا گیا- ضلع کے مربیان و معلمین نے بھی اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کیا جزاھم اللہ تعالیٰ-

افتتاحی اجلاس: ۳۰ اگست پانچ بجے شام ضلع کی مجالس سے انصار پروگرام میں شرکت کی غرض سے پہنچنا شروع ہو گئے- افتتاحی اجلاس میں ڈیرہ غازی خان شہر کی لجنات، اطفال اور خدام نے بھی شرکت کی-

پہلے اجلاس میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان نے شرکت کی- تلاوت عہد و نظم کے بعد مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مجلس سوال و جواب میں سوالات کے جواب دئے جس میں دیگر مہمانوں کے علاوہ نومبائعین سمیت پونے چار صد احباب نے شرکت کی-

نماز تہجد، فجر اور درس: مورخہ ۳۱/اگست کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع نے دعا کے موضوع پر درس دیا- بعد ازاں ایک پروگرام نومبائعین کا بھی رکھا گیا تھا- جس میں ۲۰ نومبائعین نے شرکت کی-

اختتامی اجلاس: نماز جمعہ کے بعد آخری اجلاس ہوا جس میں تقریباً چار صد احباب نے شرکت کی انصار احباب کی حاضری ۷۵ فیصد تھی جو گذشتہ سال سے کہیں زیادہ تھی مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع ڈیرہ غازی خان نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی- بعد ازاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر نے خطاب فرمایا- آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا کے ساتھ یہ رُوح پرور پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا- الحمدللہ-

(بقیہ از صفحہ ۳۳)

انداز ہو رہی ہیں- کچھ انتہاء پسند ممالک میں ان طاقتور لوگوں کو جو اپنے سے مختلف سوچ رکھنے والوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور بے حسی کے ساتھ اپنے فیصلوں پر عمل کرتے ہیں، دنیا کے بہت سے ممالک میں اسلام کی پُر امن اور کھلی تصویر کو ڈھانپنے کا موقع نہیں ملنا چاہیے- عیسائیوں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ مذاہب کی سرحدوں سے بالاتر ہو کر اپنے آپ کو ایک دوسرے کے لئے کھولیں اور ایک دوسرے سے سیکھیں- اس اہم کام کے لئے احمدیہ...... جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ اہم کردار ادا کر رہا ہے- "لہٰذا میں اس کے انتہائی کامیاب انعقاد کا خواہاں ہو-

ولف گانگ تھیرزے صدر جرمن پارلیمنٹ"

اس بابرکت موقع پر مزید جن شخصیات کی طرف سے خیر سگالی کے پیغامات موصول ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

○ وزیر اعظم یونائیٹڈ ریپبلک تنزانیہ عزت مآب فریڈریک ٹی سمایا ○ وزیر اعظم گیانا عزت مآب سموئیل اے ہنڈز ○ صدر مرکزی پارلیمنٹ وفاقی جمہوریہ جرمنی عزت مآب ولف گانگ تھیرزے ○ لارڈ میئر Aachen ڈاکٹر یوگرن لنڈن ○ مرکزی وزیر خارجہ وفاقی جمہوریہ جرمنی ○ مرکزی وزیر داخلہ وفاقی جمہوریہ جرمنی ○ مرکزی پارلیمنٹ وفاقی جمہوریہ جرمنی میں حکومتی پارٹی SPD کے لیڈر ○ صوبائی وزیر داخلہ ہمبرگ، سینٹر Scholz ○ صوبائی وزیر داخلہ رائن لینڈ فالز، سُوبر ○ صوبائی وزیر داخلہ نیڈرزاحسن ہائن برانگ

(بقیہ از صفحہ ۳۲) اصغر عتیق صاحب، مکرم اقبال مصطفیٰ صاحب، مکرم مشتاق احمد ہاشمی صاحب-

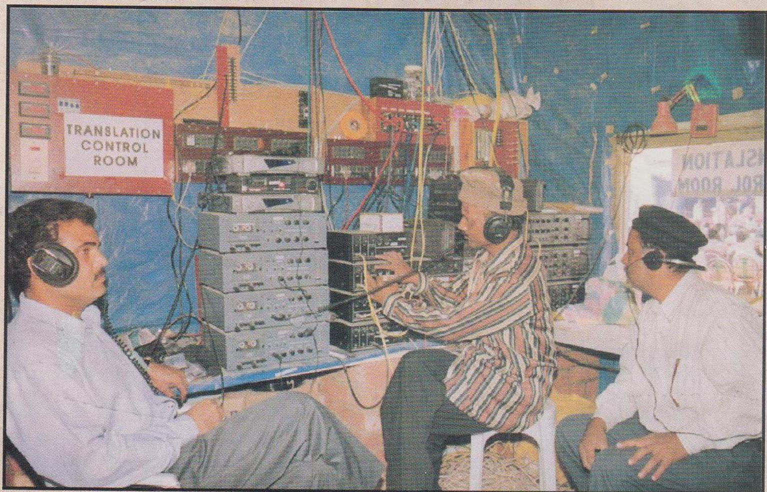
اسلام آباد: مکرم ملک محمود احمد صاحب مکرم شریف احمد صاحب ایم اے مکرم لطیف شاہد صاحب مکرم ضیاء الحق صاحب اسلام آباد غربی، مکرم حمید المحامد صاحب اسلام آباد شمالی، مکرم رفیق احمد سعید صاحب اسلام آباد جنوبی- **کوئٹہ:** مکرم عبدالقدیر صاحب کوئٹہ شمالی

دیگر مجالس: مکرم صادق مجید اللہ صاحب واہ کینٹ، مکرم علی اکبر صاحب گوجرانوالہ شرقی، مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ، مکرم احمد حسین صاحب شیخوپورہ شہر، مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب جہلم شہر، مکرم محمد انور گوگا صاحب جہلم شہر، مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پشاور شہر، مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب حیات آباد پشاور، مکرم راجہ ظہور احمد صاحب گجرات شہر، مکرم عبدالرشید اعوان صاحب بہاولپور شہر، مکرم محمد سرور ابڑو صاحب لاڑکانہ، مکرم محمود مجیب اصغر صاحب اٹک، مکرم میجر راشد پرویز صاحب، مکرم رفیق احمد قریشی صاحب پشاور روڈ راولپنڈی، مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید صاحب حافظ آباد، مکرم نعیم احمد صاحب طارق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ، مکرم جلال الدین شاد صاحب سیالکوٹ شہر، مکرم حکیم محمد افضل فاروقی صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور، مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب کوٹری ضلع دادو سندھ، مکرم ملک عبدالسلام صاحب حلقہ مراد آباد سرگودھا- مکرم رانا محمد سرور ارشد صاحب اوکاڑہ شہر- اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور علم میں مزید ترقیات سے نوازے- آمین

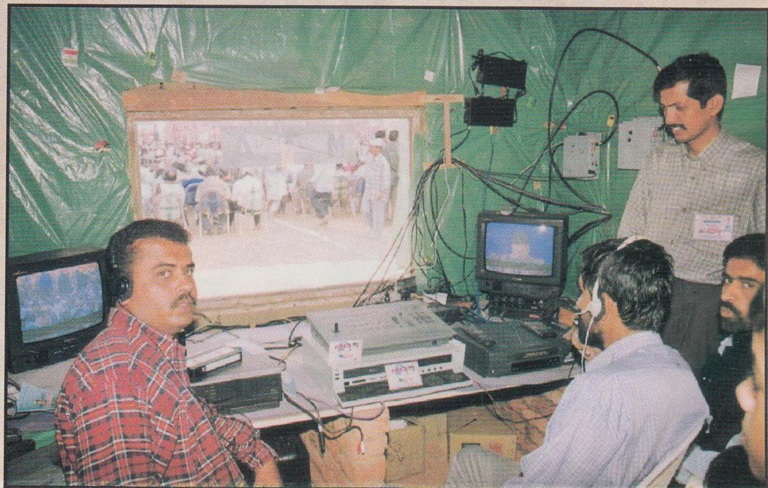
جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) منعقدہ ۸، ۹، ۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء



جلسہ سالانہ کے سامعین کا ایک منظر



مختلف زبانوں میں ترجمانی
کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے



M.T.A کی ٹیم ریکارڈنگ کرتے ہوئے

Monthly **ANSARULLAH**

EDITOR:
NASRULLAH KHAN NASIR

Regd. # : CPL - 92
December 2001

قادیان (بھارت) کا ۱۱۰واں اور ۲۱ویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ



حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی B.B.C کے نمائندہ کو A MAN OF GOD کتاب کا تحفہ دیتے ہوئے۔



عالمگیر جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) کا ایک منظر

اختتام سے پہلے پہلے اپنی مالی قربانیوں اور تحریکِ وقف پر خاص توجہ دیں تا کہ یہ نظام ہر پہلو سے مثالی بن جائے۔

فرشتہ سیرت اور دعا گو شخصیت محترم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال کی وفات

قارئین یہ افسوس ناک اطلاع پا چکے ہوں گے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... کے داماد اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے فرزند محترم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال مورخہ ۱۹ نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات واشنگٹن (یو ایس اے) میں بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۲۶ نومبر کو محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

محترم چوہدری صاحب نے ایم ایس سی کیمیکل انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم پانے کے بعد زندگی وقف کی اور فضل عمر ریسرچ میں خدمات کا آغاز کیا اس کے بعد بعض صنعتی شعبوں میں اندرون اور بیرونِ پاکستان ملازمت کی۔ آپ نے ۱۹۸۵ء سے ریسرچ کا کام شروع کیا اور اور ایک فیول (ایندھن) پر تحقیق کا کام شروع کیا جو بائیو ماس (Bio Mass) فیول کہلاتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... کی سب سے چھوٹی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا محترم طاہر محمد مصطفیٰ صاحب اور تین بیٹیاں ہیں۔ محترم مرزا عبد الصمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز آپ کے داماد ہیں۔

ادارہ ماہنامہ انصار اللہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے لواحقین سے اظہارِ تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی وفات

روزنامہ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مخلص اور فدائی خادم محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب مورخہ ۲۳ نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعہ فضلِ عمر ہسپتال میں بعمر ۵۱ سال وفات پا گئے۔ اسی روز آپ کی نمازِ جنازہ بعد نمازِ جمعہ محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں بعد تدفین محترم ناظر صاحب اصلاح ارشاد نے دعا کروائی۔

الفضل میں خدمات سے پہلے آپ نے لاہور میں صحافت کا آغاز کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت پر وقف کیا اور روزنامہ الفضل میں خدمات سر انجام دیں۔ آپ بڑے ذوق و شوق سے دعوتِ الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آپ نہایت شریف النفس خوش مزاج اور غریب پرور تھے۔ ادارہ ماہنامہ انصار اللہ آپ کی افسوس ناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے قربِ خاص سے نوازے اور آپ کے اہل و عیال اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل دے۔ آمین

امام الکلام

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ ؎

سو اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مُشتِ خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔ ؎

عجب دارم از لطفت اے کردگار — پذیرفتۂ چوں منِ خاکسار
پسندیدگانے بجائے رسند — ز ما کہترانت چہ آمد پسند
چو از قطرہ خلق پیدا کُنی
ہمیں عادت اینجا ہویدا کُنی ☆

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹-۴۱۰)

؎ عالمِ کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔

☆ (ترجمہ از ناقل) اے میرے مولیٰ میں تیرے لطف و کرم پر متعجب ہوں کہ تو نے مجھ جیسے خاکسار کو قبول کیا تو نے اپنے پسندیدہ لوگوں کی جگہ مہربانی فرمائی نہ معلوم مجھ جیسے کم تر سے کیا چیز پسند آئی۔ تو ایک قطرہ سے خلق پیدا کر سکتا ہے تو تُو نے یہی سنت یہاں بھی ظاہر فرمائی۔

کلام الامام

جماعت کے کام اور تقدیر خاص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ...... نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کی افتتاحی تقریر میں فرمایا:

''دنیا کا ہر ایک کام ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہوتا ہے اور ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ خدا انسان سے جبراً کوئی کام کراتا ہے، پھر بھی یہ اس کی صفات کا عین تقاضا ہے کہ دنیا کا ایک ذرہ بھی اس وقت تک حرکت نہیں کر سکتا جب تک خدا کا اذن نہ ہو۔ اگر کوئی زندہ خدا نہیں۔ تو پھر کوئی زندہ مذہب بھی نہیں۔ اور اگر کوئی زندہ مذہب نہیں تو اس کی خاطر تکلیف برداشت کرنا اموال اور اوقات صرف کرنا بھی عقل کے خلاف ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ زندہ خدا ہے اور اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے اور علاوہ اس کے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، خدا تعالیٰ کے امر اور اس کے حکم اور اس کے فیصلہ سے ہو رہا ہے۔ ہماری جماعت کے کاموں میں ایک خاص خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے کام تقدیر عام کے ماتحت نہیں بلکہ تقدیر خاص کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہر انسان جو سانس لیتا ہے تقدیر عام کے ماتحت لیتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم جو دنیا میں ترقی اور تنزل کرتی ہے تقدیر عام کے ماتحت کرتی ہے۔ مگر ہم جو قدم اٹھاتے ہیں تقدیر خاص کے ماتحت اٹھاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عام تقدیر اس کی مؤید ہوتی ہے۔ پس میں سالانہ جلسہ کے شروع کرنے سے قبل جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اس کے مرسل نے رکھی دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے، ہماری نیتوں میں برکت دے، ہمارے قلوب درست کرے، ہماری کمزوریوں کو معاف کر کے اپنے فضل سے اس کام کو بلند کرے جس کے لئے اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا۔''

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۱۴۹)

عشرہ وصولی وقفِ جدید

عشرہ وصولی وقفِ جدید ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۲۰۰۱ء کو منایا جا رہا ہے اس عشرہ کو کامیاب بنا کر زعماء اور ناظمین کرام ۱۵ دسمبر تک رپورٹ بھجوائیں۔

(قیادت وقفِ جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

عربی منظوم کلام

○

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ رَضِیْنَاہُ مَتْبُوْعاً وَّ رَبِّیْ یَنْظُرُ

یقیناً میرا پیشوا تو رسولوں کا سردار احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہم نے اس کو متبوع کے طور پر پسند کر لیا ہے اور میرا رب دیکھ رہا ہے۔

وَلَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی اِلَیْہِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِیْنَ فَنَشْکُرُ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کے آفتاب ہیں ہم نے اس کی طرف مومن ہو کر رغبت کی پس ہم شکر کرتے ہیں

لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوْقَ کُلِّ مَدَارِجٍ لَہٗ لَمَعَاتٌ لَا یَلِیْھَا تَصَوُّرُ

آپ کے درجات تمام درجات سے بلند تر ہیں۔ آپ کی ایسی تجلیات ہیں کہ وہ تصور میں نہیں آ سکتیں

اَبَعْدَ نَبِیِّ اللّٰہِ شَیْءٌ یُّرُوْقُنِیْ اَبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجْہٌ مُّنَوَّرُ

کیا نبی اللہ کے بعد کوئی چیز مجھے اچھی لگ سکتی ہے کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور منور چہرہ بھی ہے؟

عَلَیْكَ سَلَامُ اللّٰہِ یَا مَرْجِعَ الْوَرٰی لِکُلِّ ظَلَامٍ نُوْرُ وَجْھِكَ نَیِّرُ

تجھ پر اللہ کا سلام ہے اے مرجع خلائق! ہر تاریکی کے لئے تیرے چہرے کا نور ایک آفتاب ہے

وَیَحْمَدُكَ اللّٰہُ الْوَحِیْدُ وَ جُنْدُہٗ وَیُثْنِیْ عَلَیْكَ الصُّبْحُ اِذْ ھُوَ یَجْشُرُ

اور خدائے یکتا تیری تعریف کرتا ہے اور اس کا لشکر بھی۔ نیز صبح بھی تیری تعریف کرتی ہے جب وہ طلوع ہوتی ہے

مَدَحْتُ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّہٗ لَاَرْفَعُ مِنْ مَّدْحِیْ وَاَعْلٰی وَاَکْبَرُ

میں نے انبیاء کے امام کی مدح کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ میری مدح سے بالا اور اعلیٰ اور اکبر ہے

وَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا اَیُّھَا الْوَرٰی وَذَرُوْا لَہٗ طُرُقَ التَّشَاجُرِ تُوْجَرُوْا

اور اے تمام لوگو! اس پر درود و سلام بھیجو اور اس کی خاطر جھگڑے کی راہیں چھوڑ دو کہ اجر پاؤ

(حمامة البشریٰ روحانی خزائن۔ جلد ۷ صفحہ ۳۳۱-۳۳۲)

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]

○

[illegible]